Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم　نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیم　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

12 محرم 1432 ہجری قمری ـ 8 فتح 1390 ہش ـ 8 دسمبر 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھائیں۔اگر آپ کے دن اور راتیں خوف خدا میں بسر ہوں تو یہی حاصل اسلام ہے۔اس لئے باعمل بنیں۔اپنے بچوں کو دینی احکامات کا پابند بنائیں۔نمازوں اور تلاوت کا خود بھی التزام کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔انٹرنیٹ اور دنیاداری کے ٹی وی چینلز کی بجائے انہیں ایم ٹی اے سے وابستہ رکھیں تاکہ وہ دین کے قریب رہیں۔

پیغام : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2011

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔اس موقعہ پر میں آپ کو تقویٰ کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن شریف اور احادیث میں تقویٰ کی اہمیت اور برکات کا بار بار ذکر ہوا ہے۔جب دل میں خوف خدا ہوتا ہے تو انسان گناہوں اور برائیوں سے بچتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ تقویٰ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس سے حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ حکمت عطا ہوتی ہے اور فتوحات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔یہ وہ لباس ہے جو ایک مومن کو حقیقی زینت کے سامان فراہم کرتا ہے۔جو تقویٰ اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔پس تقویٰ وہ زادِراہ ہے جو اس دنیا میں بھی کام آتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ماقدمت لغدٍ واتقو اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ (الحشر :19)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تقویٰ کی بہت فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی ہے۔آپ نے اپنی جماعت کو تقویٰ کی مختلف راہیں بتائیں ہیں اور ان پر چلنے کے طریق بھی سکھائے ہیں۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث بن کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔تقوی ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے“۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-203)

پس اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھائیں۔اگر آپ کے دن اور راتیں خوف خدا میں بسر ہوں تو یہی حاصل اسلام ہے۔اس لئے باعمل بنیں۔اپنے بچوں کو دینی احکامات کا پابند بنائیں۔نمازوں اور تلاوت کا خود بھی التزام کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔انٹرنیٹ اور دنیاداری کے ٹی وی چینلز کی بجائے انہیں ایم۔ٹی۔اے سے وابستہ رکھیں تاکہ وہ دین کے قریب رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو دین و دنیا کی سعادتیں عطا فرمائے۔آمین۔

والسلام

خاکسار

دستخط: مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ کی تیاری......!

(منیر احمد خادم ۔ ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں للّٰہی جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کا ذکر کرتے ہوئے اس جلسہ کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ وہ جلسہ ہے جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور پھر اس جلسہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے اور اس میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلادقّت سرمایہ سفر میسر آجائے گا گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا‘‘۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱۔۵۳)

مذکورہ تجویز جو آپ نے کم مقدرت احباب کیلئے رکھی ہے، ایسی عمدہ تجویز ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو مالی اعتبار سے سفر کی کوئی مشکل نہیں رہ سکتی۔ علاوہ اس کے جو ذی حیثیت احباب ہیں انہیں بھی سال کے شروع سے ہی اس اعتبار سے تیار کرنی چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کے لحاظ سے یا ملازمتوں میں رُخصت لینے کے اعتبار سے سال کے شروع میں ہی ایسا پروگرام بنائیں کہ دسمبر کا آخری ہفتہ اور جنوری کا پہلا ہفتہ ان کو جلسہ سالانہ کیلئے میسر آجائے۔ اس طرح دُور دراز کے احباب کو بھی اس مبارک جلسہ کیلئے بآسانی وقت میسر آجائے گا۔

پس غرباء کو تو وقت بھی نکالنا ہے اور پیسوں کا بھی انتظام کرنا ہے اور اُمراء جن کو اللہ نے رقم کی فراوانی عطا کی ہے، انہیں صرف اپنے وقت کی ایڈجسٹمنٹ کرنی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمراء ہوں یا غرباء سب کو ہی سال کے شروع سے ہی جلسہ میں شمولیت کی تیاری کرنی ہوتی ہے اور اب جبکہ اس سال کے 11 ماہ گزر چکے ہیں اور اب صرف شمولیت کے لئے صرف چند دن کا وقت رہ گیا ہے تو اَب تو ہمیں ذہنی اعتبار سے اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی تیاری کر لینی چاہئے۔ دُور دُور کے علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو اب ریلوے ریزرویشن کی تیاری بھی شروع کرنی ہے۔ بہرحال اب وقت آگیا ہے کہ ہم خود کو مبارک جلسہ سالانہ قادیان کیلئے تیار کریں۔ خود بھی تیاری کریں اور اپنے اہل وعیال کی بھی تیاری کریں اور جن غرباء کو یا زیر تبلیغ افراد کو ہم اپنے ساتھ لانا چاہتے ہیں ان کی بھی تیاری کرائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ قادیان کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے اپنے اشتہار ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء میں فرمایا:۔ ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے‘‘۔

اس اعتبار سے شاملین جلسہ کس قدر مبارک ہیں کہ وہ ایک ایسے جلسہ میں شمولیت کرتے ہیں جس کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہے اور جسکی بنیاد کلمہ لا الہ الا اللہ محمّد رسُول اللہ کے بلند کرنے پر ہے۔

اس مبارک جلسہ کے درج ذیل نکات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں:

۱۔ امام وقت کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد ربانی باتوں کے سننے کیلئے ہے۔

۳۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت دُعا میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے۔

۴۔ اس جلسہ میں حقائق ومعارف کے سنانے کا شغل رہتا ہے۔

۵۔ احمدیت میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں سے ملاقات کے مواقع میسر آتے ہیں۔

۶۔ سال بھر میں فوت ہو جانے والے بھائیوں کیلئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔

۷۔ جلسہ سالانہ آپسی نفاق اجنبیت اور خشکی کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔

۸۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ اور بھی کئی روحانی فوائد میں جو آئندہ اپنے اپنے وقت میں ظاہر ہوتے رہیں گے۔

پھر آپ علیہ السلام نے دسمبر ۱۸۹۲ء کے اشتہار میں فرمایا کہ:

☆......جلسہ سالانہ سے دینی فائدہ حاصل ہوگا اور معلومات وسیع ہوں گی۔

☆......دینی و دنیوی معرفت ترقی پذیر ہوگی۔

☆......تمام دینی بھائیوں سے تعارف بڑھے گا۔

☆......جلسہ سالانہ کے ذریعہ سے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔

☆......دینی مشورہ کے مواقع حاصل ہوں گے۔

☆......جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائیں حاصل ہوں گی۔

چنانچہ آج بھی جہاں مرکزی جلسہ سالانہ ہوتا ہے، یہ تمام برکات شاملین جلسہ کو حاصل ہوتی ہیں۔

پھر ۱۸۹۳ء کے التوائے جلسہ سالانہ کے اشتہار میں اس رحانی جلسہ کی افضال و برکات کا ذکر کرتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆......بار بار کی ملاقاتوں سے ایسی تبدیلی حاصل ہو کہ دل آخرت کی طرف بکُلّی جُھک جائیں۔

☆......خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو۔

☆......زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے نمونہ بن جائیں۔

☆......انکساری اور تواضع اور راستبازی پیدا ہو۔

☆......دینی مہمات کیلئے بیداری اور سرگرمی پیدا ہو جائے۔

☆......چال چلن اور اخلاق پر نیک اثر پڑے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف جلسہ سالانہ کی اہمیت مختلف پہلوؤں سے بیان فرمائی تو دوسری طرف جلسہ پر آنے کی پرزور تحریک بھی فرمائی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں‘‘۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں بار بار آنے کی تحریک کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا، اُسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قادیان کے جلسہ سالانہ کی عمر ایک سو سال سے زائد ہو چکی ہے اور اس جلسہ سالانہ نے اور اس کے شاملین نے اس ایک سو دس سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں اور اس کے لاانتہا فضلوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ قدرتیں اور اس کے افضال جلسہ سالانہ کی اس سو سالہ تاریخ کے سینہ میں محفوظ ہیں جن میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خطابات اور آپ کی پرمعارف نصائح سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے روح پرور خطابات اور پھر ۱۹۴۶ء تک سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ کے خطابات شامل ہیں۔

اس عرصہ میں قادیان کے اس جلسہ سالانہ کے شاملین نے مسلسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے روح پرور ارشادات کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ قادیان کی سالہا سال ایمان افروز ترقی کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ قادیان کا وہ پہلا جلسہ سالانہ جو صرف ۷۵ افراد کی شمولیت سے شروع ہوا تھا۔ جس کی تعداد بڑھتے بڑھتے چالیس ہزار تک پہنچ گئی۔ ادھر قادیان دارالامان میں تو سالانہ جلسے منعقد ہوتے رہے لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے بعد دارالہجرت ربوہ میں خلافت کے زیر سالہ عظیم الشان سالانہ جلسے منعقد ہوئے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ۱۹۸۳ء میں جو آخری جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوا، اُس کے حاضرین کی تعداد تقریباً ۳ تین لاکھ تھی۔ اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ لندن تشریف لے گئے تو سالانہ جلسوں میں نہ صرف حاضری کے اعتبار سے ترقی ہوئی بلکہ ان سالانہ جلسوں کی شاملین دنیا کے کئی ممالک میں پھیل گئے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تو ہر سال کئی درجن ممالک یورپ، ایشیا، امریکہ وافریقہ میں یہ سالانہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور پھر نہ صرف ملکوں میں بلکہ ہر ملک کے صوبوں میں اور ضلعی کی سطح پر بھی یہ سالانہ جلسے انعقاد پذیر ہو رہے ہیں۔

یوکے کا سالانہ جلسہ جو اَب حضرت امیر المؤمنین کی لندن میں رہائش کے اعتبار سے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اس جلسہ کو یہ شان بھی حاصل ہے کہ یہاں سے دنیا بھر کے احمدی ایم ٹی اے کی توسط سے اپنے اپنے ممالک میں براہ راست استفادہ کرتے ہیں اور اب یہ استفادہ تو لندن کے علاوہ جرمنی اور بعض دیگر ممالک سے بھی شروع ہو چکا ہے اور ہر ملک کے شاملین جلسہ اپنے اپنے ممالک میں جلسہ سالانہ کی طرح کا ماحول بنا کر اپنے پیارے امیر المؤمنین کے خطابات کو سنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے وارث بنتے ہیں۔

پس بھارت کے تمام احمدیوں سے نہایت ادب سے گزارش ہے کہ وہ اب اپنے جلسہ سالانہ 2011ء میں شمولیت کی تیاری شروع کریں۔ دُعائیں کریں اور کمر کس لیں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے بالآخر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان دُعاؤں پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے جو شاملین جلسہ سالانہ کیلئے آپ فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں، خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم وغم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

خطبہ جمعہ

جب بھی جماعت پر ابتلا کے دور کی شدت آتی ہے انبیاء کی تاریخ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی اس یقین پر بھی قائم کرتا ہے کہ یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔

آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکرمند نہیں ہے۔ زیادہ بے چین کرنے والی یہ چیز ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تاکہ ملک میں جلد امن و سکون قائم ہو سکے، تاکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جا رہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔

اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے۔

آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

دعا سے متعلق بعض اہم آداب کا تذکرہ جنہیں دعا کے وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے یہاں تک کہ عرش الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔

ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب شہید آف شیخوپورہ کی شہادت نیز مکرم عبدالجبار صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب (ربوہ) اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی وفات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/اکتوبر 2011ء بمطابق 7/اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام ہیمبرگ (Hamburg)۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور احمدیوں کو تکلیفیں پہنچانا کوئی آج کا یا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ماضی قریب کا قصہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ کے ساتھ ہی اس مخالفت کی بنیاد پڑ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض قریبی جو دوستی کا دم بھرتے تھے جن کے نزدیک آپ سے زیادہ اسلام کی خدمت کرنے والا اُس زمانے میں اور کوئی پیدا نہیں ہوا تھا، لیکن جب دعویٰ سنا، جب آپ کا یہ اعلان سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار مجھے کہا ہے کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ تم ہی ہو، اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے والے اور خدا کے اس زمانے میں محبوب تم اس لئے ہو کہ آج تم سے بڑھ کر حبیبِ خدا سے محبت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے، تم ہی ہو جو وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) کے مصداق ہو، تو ان سب لوگوں نے جو آپ کو اسلام کا پکا اور سچا مجاہد سمجھتے تھے کہ اس وقت زمانے میں آپ جیسی کوئی مثال نہیں ہے تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ آپ سے آنکھیں پھیر لیں بلکہ آپ کو تکالیف پہنچانے اور آپ کی ایذا رسانی کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ مل کر، اُن لوگوں کے ساتھ مل کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں پیش پیش تھے آپؑ کے خلاف قتل تک کے ناجائز مقدمات کروائے اور اُن میں بڑھ بڑھ کر اپنی گواہیاں اور شہادتیں پیش کیں۔

پس یہ مخالفت جس کا آج تک ہم سامنا کر رہے ہیں یہ کوئی جماعت احمدیہ میں نئی چیز نہیں ہے۔ آپؑ کو بذاتِ خود جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا۔ مقدمے بھی قائم ہوئے۔ پھر آپ کی زندگی میں ہی آپ کے ماننے والوں کو دنیاوی مال و اسباب سے محروم ہونے کی سزا سے گزرنا پڑا۔ بیوی بچوں کی علیحدگی کی سزا سے گزرنا پڑا، یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے دو وفا شعاروں کی زمینِ کابل میں شہادت کی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی خبر بھی آپ کو سننا پڑی۔ اُن میں سے ایک شہید وہ تھے جو رئیسِ اعظم خوست تھے، جن کے اپنے مرید ہزاروں میں تھے، جو بادشاہ کے دربار میں بڑی عزت کا مقام رکھتے تھے۔ پس آپ کو ایسے وفا شعار، فرشتہ صفت، بزرگ سیرت مرید کی شہادت کی خبر کا صدمہ سہنا پڑا۔ آپ نے اس شہید کی شہادت پر تفصیل سے ایک کتاب "تذکرۃ الشہادتین" لکھی۔ اُس میں اُن کی نیکی، تقویٰ، قبولِ احمدیت اور سعادت اور غیر معمولی ایمانی حالت کا ذکر کرنے کے ساتھ شہادت کے واقعات بھی مختلف خطوط سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اُن کے مریدوں نے لکھے تھے اُن میں سے خلاصۃً لے کر اُن واقعات کا بھی ذکر کیا، اور آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا"۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پھر اُسی کتاب میں آپؑ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان" (یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسا ایمان) "حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں، کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اُس کا نام مومن نہیں"۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پس یہ دعا ہے جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ انبیاء کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ اُن پر اُن کے ماننے والوں پر سختیاں اور تنگیاں وارد کی گئیں اور یہاں تک کہ ہمارے آقا و مولیٰ محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی خاطر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے، آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو بھی ان مصائب سے اور تکالیف سے گزرنا پڑا۔ تاریخ اکثر لوگ پڑھتے ہیں پتہ ہے، علم ہے۔ مال، اولاد کی قربانی کے ساتھ سینکڑوں کو جان کی قربانی دینی پڑی۔

پس جب بھی جماعت پر ابتلا کے دور کی شدت آتی ہے انبیاء کی تاریخ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی اس یقین پر بھی قائم کرتا ہے کہ یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔ بیشک صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جان، مال، وقت کی قربانیاں اسلام کی ترقی کے راستے میں دینے سے دریغ نہیں کیا لیکن اسلام کا غلبہ اور فتوحات صرف اس امتحان کا نتیجہ نہیں تھیں بلکہ اُن مسلمانوں کا جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، دعاؤں کے لئے جس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے، اور سب بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رات کو اپنی دعاؤں سے عرش کے پائے ہلا دیا کرتے تھے اُس نبی کی دعائیں جو خدا تعالیٰ میں فنا ہو چکا تھا، جس نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دیا تھا، اصل میں اُس فانی فی اللہ کی دعاؤں نے وہ عظیم انقلاب پیدا کیا تھا۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعے اسلام کی تاریخ کا غلبہ اور فتوحات کا زمانہ صرف پچاس ساٹھ سال یا پہلی چند صدیوں کا تھا؟ یقیناً نہیں۔ آپؐ جب تا قیامت خاتم الانبیاء کا لقب پانے والے ہیں تو یہ غلبہ بھی تا قیامت آپ کے حصے میں ہی آنا تھا۔ بیشک ایک اندھیرا زمانہ بیچ میں آیا اور گزر گیا لیکن آخرین کے ملنے سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کے بعد پھر وہ دور شروع ہونا تھا جس نے اسلام کی ترقی کے وہی نظارے دیکھنے تھے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے دیکھے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے سب سے بڑھ کر اور پھر اُس کے بعد تابعین نے، وہ لوگ جنہوں نے صحابہ سے فیض پایا اور پھر وہ لوگ جنہوں نے اُن سے فیض پایا، اُن سب کا انحصار سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا، نہ کہ اپنی کوششوں پر، اور اس کے لئے وہ دعاؤں پر زور دیتے تھے، اپنی راتوں کو دعاؤں سے سجاتے تھے۔

پس آخرین کے دور میں تو خاص طور پر جب تلوار کی جنگ اور جہاد کا خاتمہ ہو گیا، دعاؤں کی خاص اہمیت ہے اور اس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ بیشک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی دین اسلام کی، قرآن کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اصل یہی ہے کہ علم و براہین بھی تب کام آئیں گے جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اُس کے حضور جھکنا اور دعاؤں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ جہاں دوسرے مذاہب کے سامنے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے سینہ سپر ہے اور دونوں طرف سے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ اور آپ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دشمن کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے۔ بلکہ آپؐ پر اعتراض کرنے والوں کو اُن کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآنِ کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔ چند سال پہلے جب یہاں جرمنی میں ہی پوپ نے اسلام اور قرآنی تعلیم پر اعتراض کیا تھا تو مَیں نے جرمنی کی جماعت کو کہا تھا کہ اُس کا جواب کتابی صورت میں شائع کریں اور جرمن جماعت کے بہت سارے لوگوں نے مل کے یہ جواب تیار کیا اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا جواب تیار کیا۔ کسی اور مسلمان فرقے کو اس طرح تفصیلی جواب کی بلکہ مختصر جواب کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ پھر امریکہ میں جو پادری اسلام کی تعلیم کے خلاف بڑا شور مچاتا رہتا ہے، اس کے علاوہ بعض اور جو اسلام پر اعتراض کرنے والے ہیں اور لکھنے والے ہیں، اُن کے اعتراضات کے جواب دیئے، اُن کو چیلنج دیا لیکن مقابلے پر نہیں آئے۔ ہالینڈ، ڈنمارک وغیرہ میں اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ اُن کو اُن کا آئینہ دکھایا کہ وہ کیا ہیں۔ پس اسلام مخالف طاقتوں سے تو ہم نبرد آزما ہیں ہی لیکن اس کے ساتھ ہمارے اپنے بھی ہمارے مخالف ہیں اور مخالفت میں تمام حدوں کو پھلانگ رہے ہیں۔ مسلمان کہلا کر پھر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے نام پر آپ کے عاشقِ صادق پر ظالمانہ حملے کر رہے ہیں۔ آپ کی جماعت پر ظالمانہ اور بہیمانہ حملے کر رہے ہیں اور پاکستان کے نام نہاد علماء اس میں سب سے پیش پیش ہیں، آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ لکھا ہے کہ امیرِ کابل بھی مولویوں سے خوفزدہ ہے اور مولویوں کے کہنے پر صاحبزادہ صاحب کی شہادت بھی ہوئی۔ شاید اُس کے دل میں اُن کا کوئی احترام تھا۔ باوجودیکہ وہ وہاں کا بادشاہ تھا مگر اس امیر کی ڈور اُن مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔ (ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60) بعینہٖ اسی طرح آج پاکستان میں حکومت اور اس کی وجہ سے عوام بھی، کیونکہ عوام تو خوفزدہ رہتے ہیں، ان ظالم علماء کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ یا یہ حکومتی کارندے اکثر وہ لوگ ہیں جو اِن مولویوں کی انسانیت سوز باتوں کو ماننے پر مجبور ہیں۔ بہرحال آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکرمند نہیں ہے۔ بہت سے احمدی لکھتے ہیں کہ اب تو لگتا ہے کہ یہ ہماری زندگیوں کا حصہ ہے۔ ہم تو اپنی جانیں ہتھیلی پر لئے پھر رہے ہیں۔ اب تو یہ معمول بن گیا ہے۔ یہ خوف تو کوئی اتنا زیادہ نہیں رہا لیکن ہمیں زیادہ بے چین کرنے والی چیز یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔ بڑے بڑے پوسٹر لگاتے ہیں اور سرکاری عمارتوں پر لگا دیتے ہیں بلکہ نازیبا تو ایک عام لفظ ہے، انتہائی گھٹیا اور لچر الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو ایک شریف آدمی پڑھ اور سُن بھی نہیں سکتا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ جو ہیں، یہ اشتہارات جو شائع ہوتے ہیں یہ ہمارے نقصانوں سے زیادہ ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والے ہیں۔ ہمیں بے چین کر رہے ہیں۔ یہ گندی زبان لاؤڈ سپیکروں پر سُن کر اور گندہ لٹریچر دیکھ کر ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے اور جب حکومتی کارندوں اور اربابِ حکومت کو کہو تو یا سُن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتے ہیں یا پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، مجبوریاں ہیں۔ بہرحال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔

پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تھے۔ آج دعائیں ہی ہیں جو ہمارے دلوں کو ان لوگوں کے چَرکے لگانے اور حملوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ یہ دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ مخالفین کی اسلام کے نام پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر، احمدیت دشمنی میں جس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اُسی قدر تیزی سے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونی چاہئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد جذب کرنے والے بنیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تاکہ ملک میں جلد امن و سکون قائم ہو سکے، تاکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جا رہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ یقیناً پاکستانی احمدیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے لئے غیر پاکستانی احمدی بھی دعائیں کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام آپ تک پہنچایا ہے۔ یقیناً جب اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہا ہو رہی ہے، اس سے زیادہ اور کونسی تکلیف ہے جو ہم میں اضطرار پیدا کرے گی۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مضطر کی دعا خدا تعالیٰ کبھی ردّ نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے، اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت:63)‘‘۔

(ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 260-259)

پھر فرماتے ہیں: ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ......‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 455 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس آج ہر احمدی کو خاص طور پر اضطراری حالت میں یہ دعائیں کرنی چاہئیں اور پھر پاکستان کے احمدیوں کو تو پاکستان کے حالات کے حوالے سے خاص طور پر بہت زیادہ کرنی چاہئیں۔ احمدیوں پر ظلم کی انتہا سے نجات کے لئے بہت زیادہ اور اضطراب سے دعاؤں کی ضرورت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان کے رہنے والے بعض احمدی تو، تمام نہیں، اس اضطراب کا اظہار بعض جگہ کر بھی رہے ہیں۔ اس کا مزید اظہار ہونا چاہئے۔ مزید اس کا اظہار کریں اور ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ مجھے یاد ہے خلافتِ رابعہ میں جب مَیں ربوہ میں تھا تو خلیفۃ رابعؒ نے مجھے ناظرِ اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق اُس وقت دعا کی، حالانکہ اُس وقت حالات آجکل کے حالات کے عُشرِ عشیر بھی نہیں تھے، کوئی نسبت بھی نہیں تھی تو خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔

مَیں پہلے دن سے ہی جماعت کو اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اور دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ بہت

توجہ کریں۔ پاکستان میں جماعت کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ لاشعوری طور پر میرا ہر مضمون اسی طرف پھر جاتا ہے۔ پس یہ تو یقینی بات ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا غلبے کا وعدہ ہے وہ تو پورا ہونا ہی ہے اور نہ صرف پورا ہونا ہے بلکہ ہو رہا ہے۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کا نظارہ ہم پاکستان میں بھی دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود نامساعد حالات کے وہاں جماعت ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ دشمن کا ہر حربہ اور ہر حملہ جس شدت اور جس نیت سے کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے دشمن کو وہ نتائج حاصل نہیں کرنے دیتا۔ دشمن کے بڑے خطرناک عزائم ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کی حفاظت فرماتا چلا جا رہا ہے لیکن یہ ابتلا ہمیں اس طرف شدت سے راغب کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ ہمارا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اپنے نفسانی جذبات و خواہشات کو پرے پھینک کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے مکمل طور پر گردن جھکا کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی مکمل کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تو پھر یہ ظالم اور ظلم ہماری آنکھوں کے آگے انشاء اللہ تعالیٰ فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو انشاء اللہ تعالیٰ غالب آنا ہے لیکن اس تقدیر کے غالب آنے میں جلدی یا دیر بعض دفعہ بندوں کے اعمال اور دعاؤں پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نسل کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اشارہ کرے کہ مَیں نے تو اس کام کو کرنا ہی ہے لیکن اگر تمہیں جلدی ہے تو پھر اپنے اندر اس فیصلہ کے، جو مَیں نے مقدر کیا ہوا ہے، جلد پورا کرنے کے لئے ایک انقلاب پیدا کرو، اپنی طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کرو تو ہمیں خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنا چاہئے۔

پس آئیں اور آج اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کی کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو یقیناً ہمارے لئے جوش میں ہے پہلے سے بڑھ کر جوش میں آئے اور ہمیں ان ظالموں سے نجات دلوائے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں اگر یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے۔

اللہ کرے کہ ہم دعا کی روح کو سمجھنے والے اور اس کے آداب کو بھی مدّنظر رکھنے والے ہوں تا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جلد سے جلد جذب کرنے والے بن سکیں۔ کبھی یہ احساس ہمارے دل میں نہ آئے کہ ہم اتنی دعائیں کر رہے ہیں پھر بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں کر رہا یا وہ نظارے نہیں دکھا رہا۔ اوّل تو اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرما رہا ہے۔ بلکہ ہماری معمولی دعاؤں کو، ہماری معمولی کوششوں کو اپنی رحمتِ خاص سے اتنے پھل لگا رہا ہے کہ اُنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بڑھتا ہے۔ ایک تو جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح دشمن کے منصوبے ہیں اور اُن میں روز بروز جس طرح تیزی آ رہی ہے اس کے مقابلے میں اُن کی کامیابی کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر پاکستان میں ہی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں ترقی کر رہی ہے اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہیں جو وہ دیکھ رہی ہے اور پھر دنیا میں جس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو متعارف کروا رہا ہے اور ترقیات دکھا رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہماری معمولی کوششوں اور معمولی دعاؤں کے پھل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ ہلکا سا بھی شائبہ ہے کہ نعوذ باللہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نہیں سنتا تو اُسے استغفار کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور ہمارا کام مالک سے مانگتے چلے جانا ہے۔ اس کے بھی کچھ آداب ہیں اور یہ آداب ادا کرنا ہمارا کام ہے جنہیں ہم نے پوری طرح ادا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دعا کے آداب کے بارے میں ہمیں خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے کہ وہ سنتا نہیں۔ ایک تو دعاؤں کی قبولیت قانونِ قدرت کے تحت اپنا وقت لیتی ہے، دوسرے قبولیت کے نظارے ضروری نہیں کہ اُسی صورت میں نظر آئیں جس صورت میں دعا میں مانگا جا رہا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور صورتوں میں اپنے پیار کا اظہار فرماتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 693 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء) جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دنیا کی ترقیات میں، پاکستان کے احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ تیسری یہ بات کہ بندے کو اپنے حال پر بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا اُس نے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکایا ہے؟ پس غور کریں گے تو قصور بندے کا ہی نکلے گا۔

پھر ایک جگہ دعا کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الفاتحہ:2)۔ یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو ربّ ہے سارے جہان کا۔ اَلرَّحْمٰن۔ یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینے والا۔ الرَّحِیْم۔ یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمراتِ حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحہ:4)۔ جزا سزا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے رکھے چاہے مارے‘‘۔ فرمایا ’’اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے‘‘۔ ایک جزا سزا اس دنیا کی ہے اور ایک آخرت کی، دونوں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا کہ ’’جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ ربّ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے۔ اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے‘‘۔ یعنی یہ دعا جب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان بالغیب ہوتا ہے ’’اور پھر اُسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے‘‘۔ یہ پہلی حالتیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ان پر ایمان بالغیب ہوتا ہے اور اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کو وہ حاضر ناظر جانتا ہے، اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اور پھر پکارتا ہے کہ ’’ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ:5-6)۔ یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ:7) یعنی اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی صراط مستقیم ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ پھر غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ۔ نہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ اور نہ اُن کی جو دُور جا پڑے ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 680-679 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس دعا کے آداب کا بھی ہمیں کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات جو ربّ، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین ہے اُن پر کامل ایمان ہو اور جب ان صفات پر کامل اور مکمل ایمان ہوگا تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ ہوتی ہے اور بندہ عاجزی سے اُس سے مدد کا طلب گار رہتا ہے۔ اُن انعامات کے حصول کے لئے اُسے پکارتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو نوازتا ہے۔ یہ خوف رہنا چاہئے کہ میرا کوئی فعل کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہ ہو۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں قائم ہو۔ ہمیشہ ایک عاجز بندہ اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کبھی مَیں اپنے خدا سے دور نہ ہوں۔ کبھی وہ وقت نہ آئے جب مَیں خدا کو بھلانے والا بنوں۔ پس جب ایسی حالت ہوتی ہے تو دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انعامات نزدیک کر دیئے جاتے ہیں، فتوحات کے نظارے دکھائے جاتے ہیں، دشمن کی تباہی اور بربادی نظر آتی ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آئیں اب پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان کو مضبوط کریں، خالص ہو کر اُس کے آگے جھکیں۔ اگر ہمارا دشمن انتہا تک پہنچ گیا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس مصرعے کے مصداق بننے کی کوشش کریں کہ ’نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں‘۔

(درّثمین اردو، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین صفحہ 58۔ الحکم 10 دسمبر 1901ء شمارہ نمبر 45 جلد نمبر 5 صفحہ 3 کالم نمبر 2)

یقیناً جب ہم اپنے خدا کی مدد اُس میں ڈوب کر اُس سے مانگیں گے تو وہ دوڑتا ہوا آئے گا اور ہمارے مخالفین کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اگر ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق رکھنے والا تھا بادشاہ کے درباریوں کو رات کے تیروں سے، رات کی اُن دعاؤں سے جو عرش کے پائے ہلا دیا کرتی ہیں، اُن دعاؤں سے شکست دے سکتا ہے اُنہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے، اُن درباریوں کو یہ کہنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ ہم ان تیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (ماخوذ از تعلق باللہ صفحہ نمبر 3-2 تقریر حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1952ء) تو یقیناً ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 630 مطبوعہ ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء) اگر ہم دعائیں کریں گے، رات کے تیروں سے دشمن کا مقابلہ کریں گے تو یقیناً ہماری کامیابی ہے۔ لیکن شاید اُن درباریوں کے اندر کوئی نیکی کی رَمق تھی جس کی وجہ سے اُن درباریوں نے اُس بزرگ کو رات کے تیروں کے خوف سے تنگ کرنا، خوف کی وجہ سے تنگ کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جگہ بدل لی، گانے بجانے چھوڑ دیئے۔ لیکن ان لوگوں کو جو آج مولوی کہلاتے ہیں، علماء کہلاتے ہیں، جو رسول کے نام پر، اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو رحمت للعالمین ہے، ظلم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اِن میں تو کوئی نیکی کی رَمق نہیں ہے۔ انہیں تو نہ خدا پر یقین ہے نہ رسول پر یقین ہے۔ ان سے تو کوئی بہتری کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ان کا مقدر تو اب لگتا ہے کہ صرف تباہی ہے جو صرف اور صرف ہمارے رات کے تیروں سے ہو سکتی ہے۔ ہم اُس مسیح محمدی کے غلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی تھی، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ’’مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں‘‘۔ پس جب ہم اپنے پیارے خدا کو خالص ہو کر پکاریں گے، اپنی راتوں کے تیروں کو دشمن پر چلائیں گے تو یقیناً خدا اپنی قدرت کے خاص نشان دکھائے گا۔ پس دعا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اگر کوئی اس سے کامل یقین اور خالص ہو کر کام لے تو کوئی اس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اُس کے فرستادے ہیں اور وہ عظیم ہستی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے تو پھر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے جو وعدے ہیں وہ پورے ہوں گے اور ضرور پورے ہوں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہمیں اس بارے میں ہلکا سا بھی شک نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں فرماتا۔ وہ اپنے وعدے پورے فرماتا ہے اور ضرور فرماتا ہے، وہ سچے وعدوں والا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں یہاں تک کہ ایک وقت میں خلافتِ ثانیہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی احراریوں نے بڑ ماری تھی۔ پھر ایک شخص نے حکومت کے نشے میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے

کی بَڑ ماری تھی۔ پھر کسی نے اپنی حکومت کے نشے میں احمدیت کو کینسر کہہ کر اُسے جڑ سے اکھیڑنے کی قسم کھائی تھی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے دوسو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے جس نے اپنے پیارے کو اس زمانے میں بھیج کر اسلام کی آبیاری کے لئے اس سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ اور ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ پس اگر فکر کی کوئی بات ہوسکتی ہے تو یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے سچے اور فرستادے نہیں۔ یا یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے وعدوں کو نعوذ باللہ پورا نہیں فرما رہا بلکہ فکر صرف اس بات پر ہونی چاہئے کہ ہم اپنے فرض کو احسن طور پر ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ ہم دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہیں یا نہیں، ہم انابت الی اللہ کا حق ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکنے والے ہیں یا نہیں؟ پس اب یہ ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ظالمانہ الفاظ سُن کر اور پڑھ کر صرف افسوس کرنے والے اور دلوں کی بے چینی کا ظاہری اظہار کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اُس کے رحم اور فضل کو کھینچنے والی ہوں۔ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرشِ الٰہی کو ہلا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے، اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ جاؤ اور جا کر ان مظلوموں کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ کہے کہ جو مجھے اس دعا کے ساتھ پکار رہے ہیں کہ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 71 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 426 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) پس ان کو پیس ڈال۔ پس جاؤ اور ان مظلوموں اور بے کسوں کی مدد کرو جن کو اکثریت اپنی اکثریت کے زعم میں ظلموں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ جن کو حاکم ظالمانہ قوانین کے تحت ہر حق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن کو مذہب کے نام نہاد ٹھیکیدار اسلام کے نام پر صفحہ ہستی سے مٹانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے میرے فرستادے کی آواز پر یہ اعلان کیا کہ ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ہم ایمان لائے۔ پس اے فرشتو! جاؤ اور دنیا کو ان کی مدد کر کے بتا دو کہ یہ لوگ میری آواز پر لبیک کہنے والے ہیں۔ پس مَیں ان کا والی ہوں اور میں ان کو حامی و مددگار ہوں۔ آج بھی میرا یہ اعلان سچ ہے کہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الانفال:41)۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ پس جو بھی ان سے ٹکرائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میری گرفت میں آئے گا۔

پس خدا تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرشِ الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو تر کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے مسلمانوں کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر الٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور اَناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمتِ خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کو نام نہاد علماء کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اُمت مسلمہ خیرِ اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

اس وقت ایک افسوسناک خبر ہے، پاکستان میں انہی ظالموں کے ظلم کا نشانہ ایک اور احمدی بنے ہیں، جن کو چند دن ہوئے شہید کر دیا گیا۔ مکرم ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب شہید ابن محمد شریف صاحب، شیخوپورہ کے تھے۔ ماسٹر دلاور حسین صاحب کی 25/مئی 1969ء کی پیدائش ہے۔ شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر بی۔اے کیا۔ ٹیچر ٹریننگ کورس کیا اور یکم اکتوبر 2011ء کو ہفتے کے دن دوپہر ساڑھے بارہ بجے نامعلوم قاتل افراد سکول میں کلاس روم کے اندر آئے جبکہ آپ کلاس میں پڑھا رہے تھے اور آپ پر فائر کئے۔ ایک گولی گردن پر لگی اور پیٹ میں لگی اور آپ کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

سکول میں تو زخمی حالت میں تھے کافی حالت خراب تھی، ہسپتال لے جایا جا رہا تھا راستے میں شہادت ہوگئی۔ یہ نو احمدی تھے۔ طبیعت میں شروع ہی سے دینی امور میں دلچسپی اور حق کی تلاش اور جستجو تھی۔ آپ مختلف علماء سے ملتے تھے اور کتب کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ اسلامی فرقوں کے متعلق ریسرچ آپ کا معمول تھا۔ چنانچہ سعید فطرت ہونے اور ذاتی تحقیق کی بنا پر آپ ان باتوں کو (جو آج کل بدعات پھیلی ہوئی ہیں، علماء پھیلاتے ہیں) بیعت سے پہلے ہی ترک کر چکے تھے۔ جو باتیں آج رسم و رواج کی صورت میں اسلام میں راہ پا گئی ہیں ان سے آپ کو نفرت تھی مثلاً قُل ہے، تعویذ گنڈے، ختم وغیرہ اور بیعت سے پہلے ہی اپنے عزیزوں کو بھی یہ کہا کرتے تھے کہ چھوڑو یہ فضولیات ہیں۔ احمدیت کا پیغام آپ تک آپ کے بعض عزیزوں کی طرف سے پہنچا جس پر آپ جماعت کے متعلق تحقیقات کی غرض سے متعدد بار اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ ربوہ بھی آئے اور مختلف جماعتی رسائل اور کتب کے مطالعہ کے علاوہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرام سنتے رہے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات وہیں ایک معروف احمدی سے ہوئی۔ اُن کے رابطہ میں رہنے لگے اور کچھ عرصے بعد آپ نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ کو کہا گیا کہ ابھی کچھ وقت مزید تحقیق کر لیں اور تسلی کر لیں پھر آپ کی بیعت لیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ بس اب میری بیعت لے لیں۔ کیا پتہ کس دوران میری موت آئے اور میں جہالت کی موت نہیں مرنا چاہتا اس لئے آپ میری بیعت لیں۔ چنانچہ 29/ستمبر 2010ء کو یہ اپنے بیوی بچوں سمیت احمدیت کی آغوش میں آگئے اور بیعت کرنے کے بعد غیر معمولی اخلاقی اور روحانی تبدیلی رونما ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ نمازوں میں مزید توجہ پیدا ہوئی۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کے پابند ہو گئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کرواتے تھے۔ خلافت سے بھی آپ کو والہانہ عشق تھا۔ بیعت کے فوراً بعد گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام کروالیا۔ نہ صرف خود دیکھتے تھے بلکہ بچوں کو بھی ساتھ لے کے دکھاتے تھے۔ ایم ٹی اے کے اکثر پروگرام سنتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ اور شوق غیر معمولی طور پر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ اپنے عزیزوں اور ساتھی ٹیچرز کی دعوتوں کا اہتمام فرماتے تھے اور مقامی مربی سے ان کا رابطہ مسلسل کرواتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعتی سی ڈیز اور ایم ٹی اے اور جماعتی کتب و رسائل ان تک پہنچاتے تھے اور خود بھی مختلف کتب اپنے زیرِ مطالعہ رکھتے تھے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ تبلیغ کرنے کے معاملے میں بڑے نڈر تھے۔ اسی طرح خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب نام آتا یا ان کی تصویریں دیکھتے تھے تو بڑا عقیدت و احترام ان کی آنکھوں میں نظر آتا تھا۔ مربیان اور معلمین اور جماعتی عہدیداروں سے غیر معمولی اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ مہمان نوازی کی صفت ان میں بہت نمایاں تھی۔ جمعہ پڑھنے کے لئے باقاعدگی سے جاتے اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے۔ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کی بہت فکر تھی اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا چھوٹا بیٹا مربی بنے۔ ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بیعت کے فوراً بعد جماعتی چندہ جات میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کو بیعت کے بعد بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ عزیزوں رشتہ داروں نے آپ کا بائیکاٹ کر دیا لیکن اس بائیکاٹ کے باوجود آپ ایمان میں پختہ ہوتے چلے گئے۔ آخر ان کے گھر والے بعض مولویوں سے ان کے بحث مباحثہ بھی کرواتے رہے لیکن مولویوں کے پاس تو کوئی دلیل نہیں وہ عاجز آ جاتے تھے۔ مولویوں نے ان کے گھر کے سامنے ایک جلسہ کیا، اکیلے اُس میں چلے گئے اور جب مولویوں کو کچھ بات نہ بنی تو کفر کے فتوے اور واجب القتل کے فتوے دینے لگے لیکن آپ بلا خوف اس جلسے میں شامل رہے اور اُن مولویوں کے ساتھ دلائل کے ذریعہ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مولویوں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی آخر وہ گالیاں دے کر وہاں سے چلے گئے۔

آپ کی پہلے ایک شادی ہوئی تھی لیکن وہ بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پھر 93ء میں پہلی بیوی کی دوسری بہن سے شادی ہوئی، اُن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کی عمریں 17 سال، 15 سال، 9 سال، 5 سال ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو بھی استقامت عطا فرمائے۔ ایمان میں ترقی دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد ادا کروں گا انشاء اللہ۔

ایک دوسرا جنازہ غائب ہے جو ہمارے فضلِ عمر ہسپتال کے بہت پرانے کارکن عبدالجبار صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب کا ہے۔ 4/اکتوبر کو صبح آٹھ بجے 69 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ کافی لمبے عرصے سے بیمار تھے۔ دل کی تکلیف تھی۔ ان کا علاج تو بہرحال ہو رہا تھا۔ لیکن اس تکلیف کے باوجود اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے تھے۔ تقریباً پینتالیس سال تک فضلِ عمر ہسپتال میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے پرانے بزرگوں کی خدمات کی ہیں۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کافی خدمت کا موقع ملا۔ بڑے ملنسار اور منکسر المزاج تھے بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ ہسپتال کے عملے میں سب سے زیادہ خوش اخلاق یہی تھے اور مریض ان کو پسند بھی بہت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ہے۔ یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن مختلف موقعوں پر ان کو جماعتی خدمات کرنے کی توفیق ملی اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی، خلیفۃ المسیح الرابع بھی، اور ان کے بعد مَیں بھی مختلف لوگوں سے تعلق کی وجہ سے ان کو مختلف کاموں کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ علاقے کے ایک اچھے شوشل ورکر بھی تھے اور تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔ یہ تمام جنازے ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد ادا ہوں گے۔

☆☆☆

☆☆☆☆

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ سے ہدایت پا کر آپ کی جماعت کے افراد ہی ہیں جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کی تمام دینوں پر برتری ثابت کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے چاہے افریقہ ہو، یورپ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا کا کوئی بھی علاقہ ہو اسلام کے دفاع کے لئے، نہ صرف دفاع کے لئے بلکہ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے احمدی سب سے آگے بے دھڑک کھڑا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے رسول کی لاج رکھی ہے، اُس کے ناموس کی حفاظت کی ہے، آج بھی کرے گا انشاء اللہ۔ ہم کوئی طاقت نہیں رکھتے، نہ ہم کوئی دنیاوی حربہ استعمال کریں گے لیکن جن کے دل زخمی کئے جائیں اُن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہیں اور یہاں تو پھر سوال اللہ تعالیٰ کے حبیب کا ہے۔ یہاں تو ہماری دعاؤں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی غیرت خود وہ کام دکھائے گی کہ ایسے گھٹیا لوگوں کی خاک کے ذرے بھی نظر نہیں آئیں گے۔

(ہالینڈ کے معروف دشمنِ اسلام کے حوالہ سے زبردست انذار)

دنیا میں امن، محبت، بھائی چارے کو قائم کرنے والوں کی تلاش کریں اور پھر انہیں دنیا میں فساد پیدا کرنے والوں سے ہوشیار کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے والوں کو جمع کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی مہم چلائیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے کوئی کام دعاؤں کے بغیر نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔

جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے نظارے دکھا رہا ہے، خود سعید فطرت انسانوں کی دنیا میں ہر جگہ رہنمائی فرما رہا ہے اور گھیر گھیر کر جماعت میں شامل کر رہا ہے جو مسیح محمدی کو پہچان کر اُس سے ایک پختہ تعلق جوڑ رہے ہیں تو پھر ہمیں ان مخالفینِ احمدیت کی روکوں اور مخالفتوں اور گالیوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

(سچی خوابوں اور رؤیا و کشوف کے ذریعہ احمدیت کی سچائی کی طرف لوگوں کی ہدایت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 /اکتوبر 2011ء بمطابق 14 /اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد نور۔ ننسپیٹ ہالینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ وہ زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی برتری تمام دینوں پر ثابت کرنی ہے۔ اور ہم احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے اسلام کی برتری تمام ادیان پر ثابت کر رہا ہے اور عیسائیت کے خاص طور پر بندے کو خدا بنانے کے عقیدے کے خلاف جس طرح جماعت احمدیہ کھڑی ہے اُن دلائل و براہین کے ساتھ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں عطا فرمائے اور اُن آسمانی تائیدات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ ہر دم دکھا رہا ہے کوئی اور مسلمان فرقہ اس کا کروڑواں حصہ بھی مقابل کے سامنے پیش نہیں کر رہا اور نہ ہی کر سکتا ہے کیونکہ اس زمانے میں یہ کام اللہ تعالیٰ نے مسیح و مہدی اور اُس کی جماعت سے ہی لینا تھا اور لے رہا ہے۔ عیسائی دنیا ہے تو وہ اس بات کا اعتراف کر رہی ہے اور سعید فطرت مسلمان ہیں تو وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ راہِ ہدایت جو ہے وہ احمدیت میں ہی ہے اور اس سے راہِ ہدایت پا رہے ہیں۔ اُن سعید فطرت لوگوں کو اس بات پر یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی طرف سے ہی ہیں۔

ایک زمانہ تھا جب آج سے ساٹھ ستر سال پہلے افریقہ میں عیسائی پادری یہ نعرے لگا رہے تھے کہ عنقریب تمام افریقہ عیسائیت کی جھولی میں آ کر خدا کے بیٹے کی خدائی کو تسلیم کرنے والا ہے اور تقریباً آج سے ایک سو بیس تیس سال پہلے تک عیسائی مشنری ہندوستان کے بارے میں بھی یہ اعلان کر رہے تھے کہ عیسائیت کا ہندوستان میں جلد غلبہ ہونے والا ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بندے کو خدا بنانے کے نظریے کو خود اُن کی اپنی کتاب اور عقلی دلائل سے باطل کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مسلمان جو عیسائیت کی جھولی میں گرنے والے تھے یا عیسائیت کو اسلام سے بہتر سمجھتے تھے ہوش میں آنے لگے اور اُس جھوٹے نظریے کو اختیار کرنے سے بچ گئے۔ ایک بہت بڑی روک اور دیوار تھی جو آپؑ نے کھڑی کر کے خدائے واحد کی وحدانیت اور اسلام کی سچائی اور برتری دنیا پر ثابت کر دی۔ اسی طرح افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین نے اسلام کی تبلیغ کر کے تثلیث کے غلط نظریے کی حقیقت کھول کر عیسائی مشنریوں کے سامنے ایک روک کھڑی کر دی جس کا انہیں برملا اظہار کرنا پڑا کہ احمدی ہمارے سامنے روکیں کھڑی کر رہے ہیں۔ لیکن اسلام کے اس جری اللہ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کے کام کو دیکھنے کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت نے بجائے خوشی سے اچھلنے اور آپؑ کی جماعت میں شامل ہونے کے آپ کے خلاف بغض، عناد اور کینہ کا وہ بازار گرم کیا کہ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو بہر حال اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کا ساتھ دینا ہے اور دے رہی ہے۔ سعید فطرت لوگ آہستہ آہستہ مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں لیکن اکثریت نام نہاد مُلّاؤں کے خوف اور علم کی کمی کی وجہ سے مخالفت پر کمربستہ ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی مخالفانہ کارروائی مسلمان کہلانے والے ملکوں اور خاص طور پر پاکستان میں احمدیت کے خلاف ہوتی رہتی ہے۔ بعض ٹی وی چینل بھی اس میں پیش پیش ہیں جو یورپ اور دنیا میں سنے جاتے ہیں، جو کم علم مسلمانوں کے غلط رنگ میں جذبات بھڑکا کر احمدیت کے خلاف اُکساتے رہتے ہیں۔ بعض ٹی وی چینل اپنی پالیسی کے مطابق اس کی اجازت نہیں دیتے تو کسی رفاہی کام کے بہانے وقت خرید کر یہ شدت پسند لوگ اور فساد پیدا کرنے والے لوگ اس پر بھی کسی نہ کسی بہانے سے اعلان کر دیتے ہیں کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ گزشتہ دنوں ایسے ہی ایک چینل پر یہاں یورپ میں ایک مولوی نے یہ اعلان کیا لیکن بہر حال جب چینل کے مالک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے معذرت کی اور آئندہ اس مولوی کو اپنے چینل پر نہ آنے کی یقین دہانی کروائی۔ لیکن بہر حال ان بدفطرتوں نے اسلام، ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کے نام پر کم علم مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرنے کا کام سنبھالا ہوا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اسلام کی تبلیغ اور برتری ثابت کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر واضح کرنے کے لئے جو کوشش جماعت احمدیہ کر رہی ہے اُس کا اعتراف تو خود اسلام مخالف قوتیں اور مشنری بھی کر رہے ہیں۔ یہ جو مسلمان کہلانے والے اور پھر احمدیوں پر اعتراض کرنے والے ہیں ان لوگوں کو تو اتنی توفیق بھی

نہیں ہے کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے چند روپے خرچ کر دیں۔ ہاں ملک کی دولت لوٹنے کی ہر ایک کو فکر ہے۔ آج اسلام اور ناموسِ رسالت کے نام پر جو کچھ ملک میں ہو رہا ہے، جو ملک میں دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے اُس نے ہر شریف النفس کو بے چین کر دیا ہے۔ کوئی جان بھی محفوظ نہیں ہے۔ احمدیوں کے خلاف تو یہ شدت پسندی ہے ہی اور احمدیوں کو اس کی ایک عادت پڑ چکی ہے۔ میں کئی دفعہ اس کا اظہار کر چکا ہوں لیکن خود پاکستان کا کوئی شہری بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ سوچتے نہیں کہ ایک طرف لاقانونیت ہے، ملک میں فساد پھیلا ہوا ہے، کوئی حکومت نہیں ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی آفات نے ملک کو گھیرا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے؟ قوم کس طرف جا رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ کس انجام کی طرف ان کو لے کر جا رہا ہے اور کیا انجام ان کا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو عقل دے کہ یہ سوچیں اور سمجھیں۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے وہ تو ملک کے وفادار ہونے کی وجہ سے باوجود اس کے کہ اُن پر قانوناً بعض تنگیاں وارد کی جا رہی ہیں، اور تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کو ہر طرح کی تباہی سے بچائے۔

گزشتہ خطبہ میں جب مَیں نے دعا کی تحریک کی تھی اور روزہ رکھنے کا بھی کہا تھا تو اس بارے میں یہ کہا تھا کہ ایک نفلی روزہ ہر ہفتہ رکھیں تو ضمناً بتا دوں کہ مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ پھر مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کا دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو مَیں نے کہا تھا۔ بہرحال جو مَیں نے تحریک کی تھی اس پر جماعت کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس دعا کی تحریک میں بھی جہاں مَیں نے جماعت کو ان دشمنوں اور دشمنیوں اور ظالموں اور ظلموں سے بچنے کے لئے کہا تھا وہاں ملک کو بھی ان سے پاک کرنے کے لئے کہا تھا کہ فسادیوں سے اللہ تعالیٰ ملک کو بھی پاک کرے تا کہ یہ ملک بچ جائے۔ ہمیں اپنے ملک سے محبت ہے۔ اس لئے ہمارے دل یہ چیزیں دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔ بہرحال یہ ہمارا فرض ہے، ہر احمدی پاکستانی کا فرض ہے اور اُس نے اسے ادا کرنا ہے۔

اب مَیں واپس اپنی پہلی بات کی طرف آتا ہوں۔ مَیں نے کہا تھا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ سے ہدایت پا کر آپ کی جماعت کے افراد ہی ہیں جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کی تمام دینوں پر برتری ثابت کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے چاہے افریقہ ہو، یورپ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا کا کوئی بھی علاقہ ہو اسلام کے دفاع کے لئے، نہ صرف دفاع کے لئے بلکہ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے احمدی سب سے آگے بے دھڑک کھڑا ہو جاتا ہے۔ جہاں تیل کی کوئی دولت کام نہیں کرتی وہاں احمدی کا اپنی معمولی آمد سے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر دیا ہوا چندہ کام کرتا ہے۔ بیشک اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ کوئی فخر نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہماری معمولی قربانیوں میں برکت ڈالتا ہے اور اس کے بیشمار پھل لگتے ہیں۔ پس ہمارا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے اُس کے حضور اپنی معمولی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ اگر ہمارے باپ دادا کو یہ توفیق دی تو ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق دی تا کہ ہم امام الزمان کے ساتھ جڑ کر اُس کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دنیا اور عاقبت سنوار سکیں لیکن یاد رکھیں کہ صرف مالی قربانی کر کے ہمارے کام ختم نہیں ہو جاتے۔ ہم نے اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والے دل پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے اپنے اپنے ملک میں پھیلانے کی بھی کوشش کرنی ہے۔ اسلام کے خلاف اُٹھائے گئے الزامات کو دور کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم بھی دنیا کے سامنے پیش کرنی ہے۔

پس ہالینڈ کی جماعت بھی جو گو چھوٹی سی جماعت ہے اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے۔ چند ایک کے کام کرنے سے یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ ہالینڈ میں رہنے والے ہر احمدی کو اپنے ماحول میں اس اہم کام کو کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ یہ ہالینڈ ہی ہے جس میں وہ بدقسمت شخص بھی رہتا ہے جو اپنی سیاست چمکانے کے لئے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دریدہ دہنی میں بڑھتا چلا جا رہا ہے، دشمنی اور مخالفت میں بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس حد تک بُغض و عناد میں بڑھ گیا ہے کہ اسلام کے نام پر اُس کے منہ سے غصّہ میں جھاگیں نکلنے لگتی ہیں۔ گزشتہ دنوں جب کسی مسلمان تنظیم نے دہشت گردی کے عمل کی شدت سے مذمت کی تو اس ظالم نے جس کا نام ویل گلڈر ہے یہ اعلان کیا کہ یہ کافی نہیں ہے، ہم اُس وقت تک نہیں مانیں گے جب تک تم یہ نہیں کہتے کہ اسلام مذہب ہی ایسا ہے جو شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے، جھوٹا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں ہے اور اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔ جب تک تم یہ اعلان نہیں کرتے ہم کسی قسم کی معذرت ماننے کو تیار نہیں۔ یہ اُس کے ارادے ہیں۔ پس یہ پیغام ہم نے اسے دینا ہے کہ اے ظالم شخص! سن لو کہ تم، تمہاری پارٹی اور تم جیسا ہر شخص تو فنا ہوگا لیکن اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت دنیا میں رہنے کے لئے آئے ہیں اور رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت چاہے وہ کتنے بڑے فرعون اور دشمنِ اسلام کی ہو، اسلام کو نہیں مٹا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اُس جری اللہ کو بھیجا ہے جس نے تم جیسے دشمنوں کی انتہائی دشمنی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسلام کو دنیا پر غالب کرنا ہے۔ اور ہر احمدی جو اس جری اللہ کی بیعت میں شامل ہے اس بات کا علم رکھتا ہے اور یہ عہد بھی کرتا ہے کہ ہم اپنی جان، مال، وقت قربان کر کے اس مقصد کو حاصل کر کے رہیں گے، انشاء اللہ۔

پس یہ ہے وہ پیغام جو آج آپ لوگ اس ملک میں رہ رہے ہیں۔ آپ نے یہاں کے ہر باشندے تک پہنچانا ہے۔ اور دنیا میں بسنے والا ہر احمدی جو ہے، اُس کے لئے بھی یہی پیغام ہے جو دنیا کو دینا ہے۔ بیشک یہ سیاستدان، یہ اسلام کا بدترین دشمن حکومت میں سیٹیں جیتتا چلا جائے، پہلے سے زیادہ سیٹیں بھی لے لے لیکن آپ دنیا کو یہ بتا دیں کہ اس کی جو یہ حرکتیں ہیں یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھوں اس کی ہلاکت کے سامان کریں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے رسول کی لاج رکھی ہے، اُس کے ناموس کی حفاظت کی ہے، آج بھی کرے گا انشاء اللہ۔ ہم کوئی طاقت نہیں رکھتے، نہ ہم کوئی دنیاوی حربہ استعمال کریں گے لیکن جن کے دل زخمی کئے جائیں اُن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہیں اور یہاں تو پھر سوال اللہ تعالیٰ کے حبیب کا ہے۔ یہاں تو ہماری دعاؤں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی غیرت خود وہ کام دکھائے گی کہ ایسے گھٹیا لوگوں کی خاک کے ذرے بھی نظر نہیں آئیں گے۔ ہالینڈ میں یہ نہیں کہ سب ایسے ہی ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو شریفانہ خیال بھی رکھتے ہیں۔ اس بدبخت کی باتوں کو رَد کرتے ہیں۔ تبھی تو اس بدبخت پر یہاں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ لگتا ہے یہ بھی سیاست کی نظر ہو گیا۔ لیکن ایسے شرفاء ضرور اس ملک میں ہیں جو اس کے اس قسم کے خیالات اور فعل سے بیزار ہیں۔ پس ایسے لوگوں کی تلاش کر کے اُنہیں اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ دنیا میں امن، محبت، بھائی چارے کو قائم کرنے والوں کی تلاش کریں اور پھر انہیں دنیا میں فساد پیدا کرنے والوں سے ہوشیار کریں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے والوں کو جمع کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی مہم چلائیں۔ دنیا کو بتائیں کہ آج اسلام ان سب سے زیادہ اس امر کی تعلیم دیتا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کرو۔ یہاں تک کہ شرک جو خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے، ان شرک کرنے والوں کا بھی خیال رکھ کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ان کے بتوں کو بھی برا نہ کہو کہ جواب میں وہ خدا کے متعلق باتیں کریں گے اور ملک میں فساد پھیلے گا۔

پس آج ہالینڈ کے احمدیوں کو اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آج اگر آپ نے اپنی ذمہ داری کا صحیح احساس کیا ہوتا جیسا کہ مَیں بہت عرصے سے توجہ بھی دلا رہا ہوں تو المیرے میں جہاں آپ مسجد بنانا چاہتے تھے، حکومت مسجد کی زمین دے کر پھر واپس نہ لیتی۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ دشمنِ اسلام کا علاقہ ہے اس کا وہاں زور ہے لیکن پھر بھی اس شہر میں بہت سے شرفاء ہیں جو آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ پس اپنی کوشش کو پہلے سے زیادہ مربوط، مضبوط اور تیز کرنے کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے کوئی کام دعاؤں کے بغیر نہیں ہوتے۔ خدا تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دیں۔ یہاں مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ملک کی ملکہ کے لئے بھی دعا کریں کیونکہ ایک طبقہ ملکہ کے پیچھے بھی اس لئے پڑ گیا ہے کہ ملکہ مسلمانوں کے خلاف ہر قسم کے ظالمانہ سلوک سے روکتی ہے اور مسلمانوں کو بھی ملک کا شہری سمجھتے ہوئے اُن کے حقوق اور جذبات کا خیال رکھنے کے لئے کہتی ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے تو حکم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے چکاؤ۔ پس ملکہ کے لئے دعا کریں کہ اُس کے خلاف ہر قسم کی سازش ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ اُس کا سینہ بھی کھولے اور اسی طرح اس ملک کے لوگوں کا بھی کھولے کہ وہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو سمجھنے والے ہوں۔

پس ہم نے انصاف کے قیام اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ اس لئے کہ ہم اُس جری اللہ کو ماننے والے ہیں جس نے اسلام کی برتری اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا سے منوانا ہے، اُن کے قدموں میں لا کر رکھنا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے برصغیر میں باطل کی یلغار کو روکا۔ برصغیر کے مسلمان چاہے مانیں یا نہ مانیں، آپؑ ہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو شرک کی جھولی میں گرنے سے بچایا۔ آپ ہی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ پھر افریقہ میں ہمارے مبلغین نے اسلام کی تبلیغ کر کے تثلیث کے قائل لوگوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنا دیا۔ جلسوں پر افریقن احمدیوں کو ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَـمَّـدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' کی خوبصورت آواز میں ورد کرتے ہوئے ہم سنتے ہیں، اِن میں سے اکثریت عیسائیت سے ہی اسلام میں آئی ہوئی ہے۔ غانا میں تو اکثریت عیسائیت میں سے آئی ہے۔ پس یہ وہ کام ہے جو آج جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھ کر دنیا میں کر رہی ہے۔ آج آپؑ سے جدا ہو کر اسلام کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی ہی نہیں جا سکتی کیونکہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے وہ مہدی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت لے کر آئے ہیں جنہوں نے اس زمانے میں دنیا کی ہدایت کا کام کرنا تھا۔ آپ ہی وہ عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ مقامِ محمدیت کے منوانے کے لئے قربان کر دیا۔ آپؑ کے دل میں جو عشقِ رسول تھا اُس کا اندازہ آپ کی تحریرات سے ہو سکتا ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ اور افضل سب نبیوں سے اور اَتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں“۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 557)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جنابِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو“۔ (اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد نمبر 8 صفحہ 308)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں اُن سے ہم کیونکر صلح کریں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے، جو ہمارے نبیؐ پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے، ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے“۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 459)

پس کیا اس طرح عشقِ محمد اور مقامِ محمدیت اور غیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار کرنے والا آج اس زمانے میں ہمیں کوئی نظر آتا ہے؟ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی نظر نہیں آئے گا۔ روئے زمین پر تلاش کر لیں، ایسا عاشقِ صادق دنیا کو کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملے گا۔ لیکن مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کی بدقسمتی ہے کہ پھر بھی نہ صرف اس عاشقِ رسول کا انکار کر رہے ہیں بلکہ ظالمانہ طور پر آپ کو بیہودہ گوئیوں اور گالیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

پاکستان میں تو آئے دن جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مُلّاں ایسے پروگرام کرتے رہتے ہیں۔ ربوہ میں بھی جہاں اٹھانوے فیصد احمدیوں کی آبادی ہے، وہاں احمدی جو ہیں اُنہیں تو جلسہ اور اجتماع کرنے کی اجازت نہیں لیکن ختمِ نبوت کے نام پر دشمنانِ احمدیت کو احمدیت کے خلاف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ کل شام سے پھر ان لوگوں کا ایک جلسہ ہو رہا ہے جو یہ اکتوبر میں ربوہ میں کرتے ہیں۔ جو آج شام ختم ہونا تھا جس میں اب تک کی جو رپورٹیں آئی ہیں عشقِ رسول کی بات تو کم ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دریدہ دہنی اور غلیظ زبان زیادہ استعمال کی جا رہی ہے۔ ختمِ نبوت کے نام پر اس عاشقِ رسول کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اُس کے ماننے والوں کے دلوں کو چھلنی کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہم یہ سب کچھ عشقِ رسول کے نام پر ہی برداشت کرتے ہیں اور اپنے پیارے خدا کے آگے جھکتے ہیں جس نے کبھی ہمیں نہیں چھوڑا۔

ہماری طرف سے تبلیغِ اسلام کی کوشش اگر کم بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مسیح و مہدی کی سچائی ثابت کرنے کے لئے خود لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے اور پچھلے ایک سو چھبیس سال سے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اُن کے دلوں کو کھولتا ہے اور اُنہیں جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دیتا چلا جاتا ہے۔ اس وقت میں چند واقعات آپ کے سامنے رکھوں گا جو آپ کے ازدیادِ ایمان کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ہمارے جرمنی کے مبلغ ہیں محمد احمد صاحب۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست سرباد باش صاحب کئی سال سے خاکسار کے زیرِ تبلیغ تھے۔ جماعت کے عقائد کو ہر لحاظ سے درست سمجھتے تھے لیکن بیعت کے متعلق اُنہیں قلبی اطمینان حاصل نہ تھا۔ یہ تبلیغ بھی کرتے تھے اور ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں بعض اوروں نے بیعت کر لی۔ خود بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کی تبلیغ کرتے تھے اور کہتے تھے ابھی کچھ تحفظات ہیں۔ مربی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ ایک دن خاکسار کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بیعت کرنے کا طریق کیا ہے۔ مَیں نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگے کہ رات مَیں نے ایک رؤیا دیکھی ہے۔ اس رؤیا میں مجھے یہ آواز آئی کہ احمدیت وہ سمندر ہے جس کے خزائن پر اطلاع پانا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ہے۔ کہنے لگے کہ اس آواز نے میرے قلب و روح کی کیفیت بدل دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کر لی۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں سوسے آبے (Soce Abe) میں ہمارے مبلغ تبلیغ کے لئے پہنچے اور امام مہدی کی آمد کا اعلان کیا تو اس گاؤں کے بانی یحيٰ جباتے صاحب (Yahya Diabate) نے کھڑے ہو کر اپنی رؤیا بیان کی کہ رات انہوں نے انتہائی شمالی اُفق پر تقریباً دو بجے صبح ایک روشنی اُبھرتی ہوئی دیکھی۔ پھر ایک ہفتے بعد ایک روشنی جنوبی اُفق کی طرف سے نمودار ہوئی۔ اس گاؤں کے چیف نے اپنا یہ خواب علماء کے سامنے بیان کیا تو علماء نے جواب دیا کہ تمہیں بہت بڑی خوش بختی ملنے والی ہے۔ اس خواب کے کچھ ہی دنوں بعد جب احمدی مبلغین کا وفد اُس گاؤں پہنچا اور امام مہدی کی خبر اُن کو سنائی گئی تو خوشی کے مارے اُچھل کر وہ لوگوں کے سامنے آئے اور سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ خوش بختی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے شمال اور جنوب کی طرف سے نمودار ہونے والی روشنی کی صورت میں مجھے خبر دی تھی۔ میں صداقت کو قبول کرتا ہوں اور اپنے لوگوں کو کہا کہ جو تم میں سے قبول کرنا چاہے اُسے یقین دلاتا ہوں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی طرف سے بھجوائی ہوئی خوش بختی ہے اُسے قبول کر لو۔ اور پھر وہاں تقریباً پورے گاؤں نے بیعت کر لی۔

پھر عراق سے ایک صاحب ہیں وحید مراد صاحب۔ وہ کہتے ہیں کہ میں شیعہ ماحول میں رہتا ہوں۔ والد اور دادا بھی شیعہ ہیں لیکن امام مہدی کے بارے میں شیعہ عقائد پر اطمینان نہ ہوتا تھا اور خیال آتا تھا کہ ضرور کہیں کوئی خلل موجود ہے۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک کمرے میں بیٹھا ہوں۔ اسی دوران چار اشخاص کے آنے کی آواز سنائی دی جن کو میں نہیں جانتا۔ باہر نکل کر دیکھا تو یہ چاروں پانی کا پائپ لے کر میرے گھر پر پانی چھڑک رہے تھے۔ میں حیرت سے پوچھتا ہوں کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہمیں آپ کے گھر کو صاف کرنے کا حکم ہے۔ میں نے پوچھا کہ باقی پڑوسیوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کہنے لگے کہ ہمیں صرف آپ کے گھر کو صاف کرنے کا حکم ہے۔ خواب کے دوسرے روز ٹی وی کھولا تو سکرین پر چار افراد مصطفیٰ ثابت صاحب، شریف صاحب اور ہانی صاحب اور مومن صاحب پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر میں موجود تھے۔ مجھے یقین ہوگیا کہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا مجھے بیعت کر لینی چاہئے۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ری یونین آئی لینڈ کی ایک خاتون میٹنگ میں شرکت کے لئے فرانس آرہی تھی۔ آنے سے قبل اُنہیں خواب میں بتایا گیا کہ فرانس جا کر اپنے عزیز ایل ایم سے ضرور ملنا۔ چنانچہ وہ فرانس پہنچ کر اپنے اس عزیز کو ملیں جو اللہ کے فضل سے پہلے ہی بیعت کر چکے تھے۔ وہ اس خاتون کو مشن ہاؤس لائے۔ تبلیغی مجلس کے بعد اس خاتون نے بیعت کر لی۔ اگلے روز جب اس خاتون کو ائیر پورٹ پر چھوڑنے کے لئے اس کے قیام والی جگہ پر پہنچے تو وہاں اُس کا خاوند اور بیٹے بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں احمدیت کے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔ اب آپ ہماری بیعت لے لیں۔ چنانچہ وہ سارا خاندان احمدی ہوگیا۔

پھر مصر سے عبدالمجید صاحب کہتے ہیں۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک چھوٹی سی کشتی میں سوار ہوں اور ہاتھ میں ایک چپو ہے اور بے مقصد و منزل گھوم رہا ہوں۔ جبکہ سمندر میں طغیانی ہے اور کشتی گرنے اُلٹنے کے قریب ہے۔ تب مَیں نے اللہ تعالیٰ کی آواز سنی کہ یہ لو موسیٰ کا عصا اور سمندر پر مارو۔ اس پر کسی قدر ٹیڑھا عصا ہاتھ آگیا۔ مَیں نے اُسے آسمان سے لیا اور سمندر پر مارا۔ اتنے میں کشتی ایک بلند مقام پر ٹھہر گئی جو خوبصورت عمارتوں والا ایک شہر ہے۔ اس میں سارے لوگ خوش شکل اور خوش و خرم تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا شہر ہے اس سے مَیں نے سمجھا کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ مجھے بیعت کر لینی چاہئے۔ چنانچہ مجھے بیعت کی توفیق ملی۔

صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ غیر مسلموں کو بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ ہالینڈ کے آپ کے جو مبلغ صاحب ہیں انہوں نے مجھے لکھا کہ ایک ہندو عورت جن کا نام مالتی ہے۔ انہوں نے تقریباً پندرہ سال قبل اسلام قبول کیا تھا۔ مراکش کے باشندے یوسف منصور اللہ سے شادی کی۔ شادی کے بعد اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ ہندوستان میں مختلف علاقوں کے لوگ جنہوں نے سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں ایک بزرگ کے گرد جمع ہو رہے ہیں اور یہ لوگ ہاتھوں کے اشارے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اُس خاتون نے اپنے خاوند کو خواب سنایا۔ خاوند نے ایم ٹی اے دیکھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ منصور باللہ صاحب نے اپنی اہلیہ کو بلا کر جو دکھایا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر فوراً پہچان لیا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ اُن دونوں نے ایم ٹی اے دیکھا اور آخر بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ اب ان کو احمدیت پر قائم رکھے۔ جماعت کا کام ہے کہ ایسے سعید لوگ جو احمدیت میں شامل ہوتے ہیں اُن کو سنبھالے بھی۔ ایسے لوگوں سے مستقل رابطہ رہنا چاہئے تا کہ اُن کو قریب تر لے کے آئیں۔

پھر عیسائیوں کے واقعات بھی ہیں۔ امیر صاحب کینیڈا ایک خاتون برینڈی وِلسن (Brandy Wilson) کی قبولِ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ٹورنٹو میں رہنے والی یہ نوجوان خاتون ہمارے ایک داعی الی اللہ حسن فاروق صاحب کے زیرِ تبلیغ تھیں۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے اللہ تعالیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ جنہوں نے اُنہیں تسلی دی اور اسلام کی طرف دعوت دی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر کینیڈا میں ہی عمانوئل رووتھس (Emmanuel Rovithis) کی بیعت کا واقعہ ہے۔ انٹاریو کا رہنے والا یہ چوبیس سالہ سفید فام نوجوان بچپن سے ہی خواب میں روشنی دیکھا کرتا تھا جو شروع میں مدھم دکھائی دیتی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ روشن ہوتی چلی گئی۔ ڈیڑھ برس قبل جب یہ نوجوان مسلمان ہوا تو یہ روشنی مزید واضح ہوگئی اور احمدیت کے متعلق تحقیق کے دوران مزید روشن ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اُسے اس روشنی میں ایک چہرے کے دھندلے نقوش نظر آنے لگے۔ حتی کہ ایک روز ایک احمدی دوست کے ساتھ تین چار گھنٹے گفتگو کے بعد رات کو خواب میں ایک واضح چہرہ نظر آیا۔ اُس نے فوراً اس احمدی دوست کو اس بارے میں بتایا جس نے اُسے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفہ رابع کی تصویر یا شاید خلفاء کی تصویریں دکھائیں لیکن جب میری تصویر دیکھی تو اس نے کہا کہ یہی وہ چہرہ تھا جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔ چنانچہ مارچ 2011ء میں انہوں نے بیعت کر لی۔

یوگنڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد دورانِ تبلیغ جب ایک گھر میں پیغامِ احمدیت لے کر گیا تو صاحبِ خانہ جو ایک عیسائی تھا اُس نے ہمارے وفد سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ ہی وہ لوگ ہیں جن کی میں انتظار کر رہا تھا کیونکہ آج ہی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ مسلمان ہیں جو مختلف فرقوں اور قبائل کے لوگوں کو اکٹھا کر رہے ہیں صرف اس لئے کہ ان کو ایک خدا اور مسیح کی آمدِ ثانی کا بتایا جائے۔ آپ لوگوں نے میری خواب کو حقیقت میں بدل دیا ہے۔ میری بیعت لے لیں۔ اس پر ہمارے وفد نے کہا کہ آپ بیعت فارم تو پڑھ لیں اور پہلے تسلی کر لیں۔ اس عیسائی نے کہا میں تو پہلے ہی ایمان لا چکا ہوں۔ میرے لئے تاخیر کے اسباب نہ کریں۔ چنانچہ اُسی وقت اُس نے اپنی فیملی کے ساتھ بیعت کر لی۔

سیرالیون کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ حسن کمارا صاحب سیکنڈری سکول لُنگی میں لینگوئج اور آرٹ کے استاد ہیں۔ انہوں نے 2006ء میں خواب دیکھا کہ آسمان پر بہت ہی خوشخط اور روشن الفاظ میں یہ تحریر لکھی ہوئی ہے کہ "The Allah is greatest"۔ چونکہ یہ اُس وقت عیسائی تھے، ایک خدا کو نہیں مانتے تھے لیکن پوری تسلی بھی نہیں تھی کہ عیسیٰ جو کہ خدا کے نبی ہیں وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں؟ کہتے ہیں یہ تحریر دیکھتے ہی خوف سے اُن کا جسم کانپنے لگا اور گھبراہٹ سے آنکھ کھل گئی۔ 2008ء میں پھر اس سے ملتی جلتی خواب دیکھی کہ آسمان پر ایک روشنی کا بہت بڑا گولا نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے پھٹ گیا اور اندر سے یہی الفاظ "The Allah is greatest" نکل کر آسمان پر پھیل گئے۔ پھر جولائی 2008ء میں خلافت جوبلی سوونیئر جو پاکستان سے شائع ہوا ہے خریدا اور مطالعہ شروع کر دیا۔ اور آہستہ آہستہ خدا کے فضل سے احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے۔ بہت سے سوالوں کے جوابات بھی اُن کو اس سوونیئر کے مطالعے سے مل گئے۔ 2009ء میں پھر ایک خواب دیکھی کہ وضو کر رہے ہیں اور تیاری کے بعد احمدیہ مسجد میں نماز کے لئے جاتے ہیں۔ جب پہنچتے ہیں تو باجماعت نماز ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نماز باجماعت کے Miss ہونے کا بہت افسوس ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ ستمبر 2010ء میں مبلغِ سلسلہ نے انہیں گھر بلایا اور پوچھا کہ بیعت کیوں نہیں کرتے؟ کہنے لگے کہ ابھی کچھ سوالات باقی ہیں۔ جب اُن کے جوابات ملیں گے تو بیعت کر لوں گا۔ اس سال جنوری 2011ء میں اپنے سوالات کے جوابات حاصل کر کے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ بھی بڑے شوق سے کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

ایک ریڈیو جرنلسٹ مسٹر جین ٹیگامبو (Jaen Tangambu) ہماری نمائش میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ ''آج پہلی دفعہ اسلام کا پیغام سمجھا ہے۔ آج اسلام کو دریافت کیا ہے۔ آج اسلام کو بطور مذہب مانا ہے۔ میں اسلام کو بہت برا سمجھتا تھا۔ آج پہلی دفعہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سمجھا ہوں''۔

پھر ایک مہمان فوسٹن امبوائی (Fostin Maboyi) نے کہا ''سنا تھا کہ مسجد جادونگری ہوتی ہے۔ آج پہلی بار مسجد میں داخل ہو کر جماعت احمدیہ کی مسجد میں داخل ہو کر پتہ چلا کہ یہ جگہ تو بہت پُرسکون ہے''۔

پس جب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے نظارے دکھا رہا ہے، خود سعید فطرت انسانوں کی دنیا میں ہر جگہ رہنمائی فرما رہا ہے اور گھیر گھیر کر جماعت میں شامل کر رہا ہے جو مسیح محمدی کو پہچان کر اُس سے ایک پختہ تعلق جوڑ رہے ہیں تو پھر ہمیں ان مخالفینِ احمدیت کی روکوں اور مخالفتوں اور گالیوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں مخالفینِ احمدیت یا مخالفینِ اسلام جب ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں اور آپ کے عاشقِ صادق کے لئے بیہودہ گوئی کرتے ہیں تو ہمارے دل ضرور چھلنی ہوتے ہیں اور اُس کا ایک ہی علاج ہے کہ دعاؤں کے لئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور اپنے عمل سے بھی اور علم سے بھی اسلام اور احمدیت کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ یورپ میں احمدیوں کو مخالفینِ اسلام اور مخالفینِ احمدیت، دونوں کا ہی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے بھی مخالفت ہے چاہے وہ کسی بھی ملک کے ہوں کیونکہ آجکل مولویوں نے اُن کے ذہنوں کو زہریلا کر دیا ہوا ہے اور اسلام مخالف قوتیں تو ہیں ہی۔ ہماری ترقی، ہماری مساجد دونوں کو چبھتی ہیں۔ بیلجیم میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہاں کی باقاعدہ پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد بھی رکھنا ہے۔ وہاں دونوں حلقوں کی طرف سے جماعت کو مخالفت کا سامنا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کا ہر مکر اور ہر شر اُن پر اُلٹائے اور خیریت سے بنیاد کی یہ تقریب بھی ہو جائے اور مسجد بھی جلد مکمل ہو کر خدائے واحد کی وحدانیت کا اعلان کرے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے ہم پہلے سے بڑھ کر پیش کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بیعت کی اغراض و مقاصد اور فوائد

(محمد یوسف انور۔ اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

جماعت احمدیہ ایک خالص اسلامی جماعت ہے۔ ہم آقائے نامدار سرکار دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ قرآن مجید کو خاتم الکتب مانتے ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ دینِ اسلام کامل و اکمل ہے۔ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اسلامی ارکان پر ہم دل سے کاربند ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم خدا کا سب سے افضل، کامل اور پیارا نبی تسلیم کرتے ہیں اور فضیلت، عظمت، مرتبتِ شان غرض ہر خوبی و کمال کے لحاظ سے خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپؐ کے حکم و فرمان کے مطابق ہم حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود تسلیم کرتے ہیں اور ان کی ہم نے بیعت کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ان کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دور کو ہم دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر احمدی اپنے امام یعنی خلیفہ وقت کی بیعت کرتا ہے اس وقت جماعت احمدیہ کے ایک واجب الاطاعت امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر ہیں یعنی خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ لہٰذا ہر احمدی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اطاعت رسول میں ان کی بیعت کرے۔

امام کی بیعت کے فوائد

پہلا فائدہ :: اوّل فائدہ اطاعت رسول ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص امام کی بیعت کے بغیر مر جاتا ہے تو اس کی موت جہالت کی موت ہوتی ہے۔

دوسرا فائدہ :: بیعت اس لئے ضروری ہے کہ فطرت انسانی ایسی واقع ہوئی ہے کہ بغیر محرک کے وہ کچھ کر نہیں سکتی ہے۔ دن رات دنیا کا مشاہدہ بتا رہا ہے جس محرک کا اس پر اثر ہوگا ضرور اس سے متاثر ہوگا۔ اگر محرک نیک ہے تو اس کا فعل بھی نیک ہے اور اگر محرک بد ہے تو اس کا فعل بھی بد ہوگا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ اپنا محرک نیک بنائے تاکہ اس کی نیک صحبت سے متاثر ہو کر نیک نتائج پیدا ہوں۔

تیسرا فائدہ :: انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ عہد و پیمان کا ضرور خیال رکھتا ہے چونکہ اس کو ہر دم غفلت کے محرکات تحریک کرتے رہتے ہیں اور اکثر اوقات ان کی تحریکات سے متاثر ہو کر غافلانہ کام کر بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج یہی ہے کہ نیکی کی زبردست طاقت کے ہاتھ پر معاہدہ کرے کہ ہمیشہ آپ کا فرمانبردار رہوں گا۔ چنانچہ اس عہد و پیمان سے نافرمانی کی حالت میں اس کا دل اندر ہی اندر پشیمان ہوگا اور گناہ سے بچ جائے گا۔

چوتھا فائدہ :: بیعت کر لینے سے وحدت اور یگانگت کی تازہ رُوح اس کے اندر پھونکی جاتی ہے جو اثر مجموعی طاقت کا ہوتا ہے وہ پراگندگی میں قطعاً نہیں ہوتا۔ لیکن اس میں مضبوط تعلق کی شرط ہے۔ جو لوگ امام وقت کی بیعت کرتے ہیں ان میں ایک روحانی بجلی پھونکی جاتی ہے جو اُن کے دلوں کے گندو ناپاک مواد کو جلا کر پھینک دیتی ہے اور ایک پاک و مطہر انسان بنا دیتی ہے۔

پانچواں فائدہ :: بیعت کرنے سے اور بیعت لینے والے میں ایک قسم کا پیوند ہو جاتا ہے جس کا ایک خوشگوار نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پیوند سے انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس سے افعال حسنہ سرزد ہونے لگتے ہیں۔

چھٹا فائدہ :: بیعت کرنے سے یہ ہوتا ہے کہ امام اپنے وابستگان کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے اور مبائعین بھی اپنی طاقت و استطاعت کے مطابق ان امور پر کاربند ہوتے ہیں۔

پس جب ثابت ہو چکا کہ بیعت امام بہت ضروری ہے تو پھر کیسی بدنصیبی ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود جن کے متعلق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تاکید فرمائی ہے بلکہ اپنا سلام پہنچایا۔ پس چاہئے کہ ان کی اور اسی طرح ان کے جانشین کی بیعت ضرور کی جائے اور واہیات حیلے تراش کر کے کنارہ کشی نہ رکھی جائے۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ یَا اُولِی الاَلْبَاب۔

ہم بہت خوش قسمت ہیں۔ ہم کماحقہٗ خدا کا شکر بجا نہیں لا سکتے کہ ہمیں اس خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نہ صرف وقت کے امام مہدی کی بیعت کی توفیق بخشی بلکہ اس کے خلیفہ کی بیعت کی توفیق بھی عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمان بھائیوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عنداللہ ماجور ہوں

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (مینجر بدر)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون 2011ء

قرآن کریم کی تعلیم ہے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔

انسان ہونے کے ناطے ہر ایک کی عزت کریں، مدد کریں، تعاون کریں۔ اور رواداری دکھائیں۔ مذہب اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر ہر ایک سے محبت کا سلوک کریں۔

(مختلف ممالک کے وفود کی حضور انور سے ملاقات میں حضور انور کی نصائح)

’مجھے یہاں آکر صحیح اسلام کا پتہ چلا ہے۔ اگر ہم حضور کی باتوں پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو جائے‘۔ ’مَیں نے یہاں آکر اسلام کو دیکھا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے‘۔ ’آپ کے جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متأثر ہوا ہوں‘۔ ’یہاں اسلام کے پیغام کو بڑے قریب سے دیکھا ہے‘۔ ’جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا اور جو کچھ ہم نے قرآن پاک میں پڑھا وہی جلسہ پر دیکھا‘۔ ’جلسہ روحانیت سے بھرپور تھا اور ایمان میں ترقی کا موجب تھا‘۔

(آئس لینڈ، مالٹا، پولینڈ، ترکی، البانیا، کوسووو، اسٹونیا، لیتھوانیا، ہنگری، سلووینیا، بوزنیا، میسیڈونیا اور بلغاریہ سے آنے والے وفود کا حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات میں جلسہ کے ماحول اور اس کے انتظامات سے متعلق تأثرات کا تذکرہ)

فرینکفرٹ سے برلن کے لئے روانگی۔ برلن میں پُرتپاک استقبال

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

27 جون بروز سوموار 2011ء:

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ نے دفتری ملاقات کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف امور کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

آئس لینڈ اور مالٹا کے وفود کی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق مختلف ممالک سے جلسہ جرمنی پر آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ سب سے پہلے دس بج کر پچیس منٹ پر آئس لینڈ (Iceland) اور مالٹا (Malta) کے وفود نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

آئس لینڈ سے سات افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس وفد سے تعارف حاصل کیا۔

✿......اس وفد میں ایک دوست سرمد احمد ہانس صاحب تھے جنہوں نے گزشتہ سال مئی 2010ء میں بیعت کی تھی۔ اُن کا یہ اسلامی نام حضور انور نے رکھا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ’’سرمد‘‘ کے معنی Eternal کے ہیں۔ سرمد صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی Sam Hubner صاحب کا بھی تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ آج کل اوسلو (Oslo) میں ملازمت کرتے ہیں۔

✿......تیونس کے ایک مسلمان دوست مازوس صاحب (Makrem Mazouz) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ موصوف گزشتہ تیرہ سال سے آئس لینڈ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنی اہلیہ کے بارہ میں بتایا کہ وہ بھی جلسہ پر ساتھ آئی تھیں لیکن بوجہ بیماری ایک ڈاکٹری appointment پر اتوار کی شام واپس چلی گئی ہیں۔ موصوف نے اپنی اہلیہ کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا: شکور اسلم صاحب (جو آئس لینڈ جماعت کے صدر ہیں) بھی ہومیو ڈاکٹر ہیں، اُن سے علاج کروائیں۔ اور یہ مجھے بھی علاج کے لئے لکھ سکتے ہیں۔

✿......آئس لینڈ وفد کے ایک ممبر فریڈرک (Fridrik) صاحب تھے۔ موصوف نے بتایا کہ وہ Atheist ہیں اور اب تک ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ پڑھ چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کو کتاب ’’ہمارا خدا‘‘ (Our God) بھی دیں۔ صدر صاحب جماعت نے بتایا کہ یہ کتاب حاصل کر لی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Fridrik صاحب کو بتایا کہ بیلجیم میں ایک انڈونیشین تھے اور وہ بھی Autheist تھے۔ ان کا وہاں ہمارے مبلغ سے رابطہ ہوا۔ کئی ماہ کی گفتگو کے بعد انہیں یہ اطمینان ہو گیا کہ خدا موجود ہے۔ چنانچہ خدا کا قائل ہونے کے بعد وہ دوسرے مذاہب میں جانے کی بجائے اسلام کی طرف آئے اور جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور گزشتہ تین سال سے بڑی مضبوطی سے قائم رہے اور ابھی دو تین ماہ قبل 83 سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔

حضور انور نے موصوف کو فرمایا کہ آپ بھی اپنے مبلغ سے رابطہ رکھیں تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو یقین مل جائے گا کہ خدا ہے۔ اگر آپ مخلص ہیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا کہ اتنی بڑی کائنات کا کوئی پیدا کرنے والا ہے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ آپ جب بھی صحیح اور سچے اسلام کے بارہ میں سوچیں تو یہ مت سوچیں کہ احمدی اس Fold سے باہر ہیں، ہم اسلام کی اصل اور صحیح تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم ہے ’’لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (بقرہ: 257)‘‘۔ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ہر ایک کی عزّت کریں، مدد کریں، تعاون کریں اور رواداری دکھائیں۔ مذہب اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر ہر ایک سے محبت کا سلوک کریں۔ مذہب ہم سب کو اکٹھا کرتا ہے۔ افتراق نہیں ڈالتا۔

فریڈرک (Fridrik) صاحب کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو Gay Community ہے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر اس سے منع کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی مثال دی ہے کہ یہ قوم اسی وجہ سے تباہ ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ چار سال قبل کی بات ہے مَیں کینیڈا گیا تھا اس وقت وہاں پارلیمنٹ میں GAY کے حوالہ سے قانون بنانے پر بحث ہو رہی تھی۔ میں نے اپنی ملاقات میں پرائم منسٹر کو کہا تھا کہ اگر آپ اس قانون کو پاس کرتے ہیں تو آپ لوگ اپنی قوم کو تباہ کر دیں گے ماضی میں ایک قوم اسی وجہ سے تباہ ہو چکی ہے۔ مرد عورت کا جو تعلق ہے اس سے آئندہ نسل کا تعلق ہے۔ کہ نسل پیدا کرو ورنہ تو یہ نیچر کے خلاف ہے Unnatural ہے۔ اور ہر عقلمند انسان اس کے خلاف ہے۔ قرآن کریم اس کے خلاف ہے اور اگر مسلمانوں میں سے کوئی ایسا کرے تو اس کے لئے باقاعدہ سزا مقرر ہے۔

آخر پر حضور انور نے فریڈرک صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو خدا پر یقین نہیں لیکن آپ کے دل میں کچھ ضرور ہے۔ جب بھی کوئی واقعہ ہو تو اچانک کہتے ہو Oh GOD۔

✿......ملک مالٹا (MALTA) سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

مکرم گاڈ فری ماگری (MrGodfrey Magri) صاحب کیتھولک عیسائی دوست ہیں اور انگریزی زبان کے استاد ہیں۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔ ان کی اہلیہ Mrs. Mary Magri بھی ان کے ساتھ آئی تھیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ دو سال قبل 2008ء میں بھی جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ اس سال بھی جلسہ پر وہی روح اور جذبہ دیکھا ہے جو دو سال پہلے دیکھا تھا۔ موصوف نے کہا کہ دنیا میں ہر کوئی اپنے لئے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر مَیں نے جلسہ میں مختلف نظارہ دیکھا ہے۔ یہاں ہر کوئی دوسروں کی خدمت اور تعاون کرنے کا خواہاں تھا اور اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اس خدمت میں مرد و خواتین بچے، جوان اور بوڑھے سبھی مصروف عمل تھے۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور کے خطابات روح پرور تھے، صرف احمدیوں کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ہیں۔ ہر کوئی ان خطابات سے نصیحت پکڑ سکتا ہے۔ حضور انور کے آخری خطاب کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ مَیں نے اس خطاب کے نوٹس بھی لئے ہیں جنہیں وہ شائع بھی کریں گے اور اخبار میں مضامین لکھیں گے۔ موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ ڈیڑھ سال قبل وہ بیمار تھے اور انہوں نے حضور انور کو دعا کے لئے لکھا تھا اور وہ صحتیاب ہو گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر ان کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ گھریلو عورت (House Wife) ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی وہ ذمہ داری ہے جو اسلام عورت پر عائد کرتا ہے کہ گھر، بچوں اور خاوند کا خیال رکھے اور اولاد کی تربیت کرے۔

آخر پر حضور انور نے ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئس لینڈ اور مالٹا کے وفد کو علیحدہ علیحدہ تصاویر بنوانے کا شرف بخشا۔

ملاقات کے بعد مالٹا کے مہمان Godfrey Magri صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ دو سال قبل بھی ہم حضور انور کو ملے تھے۔ ہم تو عمر کے بڑھنے سے کمزور اور بوڑھے نظر آتے ہیں مگر حضور وقت کے ساتھ ساتھ زیادہ مستعد اور مضبوط نظر آرہے تھے۔

موصوف نے کہا کہ حضور انور نے ملاقات کے دوران آئس لینڈ سے آئے ہوئے دہریہ دوست پر خصوصی توجہ دی کیونکہ "He wanted to win him not for Ahmadiyya but for God"۔ کہنے لگے کہ یہ نہایت اہم ہے کہ حضور لوگوں کو خدا کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کے دلوں میں خدا کی عزت اور محبت پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

آپ نے اس دہریہ دوست کو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت دیئے اور بعض دوسرے عقائد کے متعلق سوال پر بالکل

واضح اور تفصیلی جواب دیا اور الفاظ میں الجھایا نہیں۔ بلکہ نہایت ہی سادہ زبان میں اسلامی تعلیمات بیان کیں۔

موصوف نے بتایا کہ مَیں نے جلسہ سالانہ کے تمام خطابات سنے ہیں اور خصوصی طور پر حضور انور کے خطابات بڑی توجہ اور باقاعدگی سے سنے ہیں اور نوٹس بھی لئے ہیں۔ کہنے لگے کہ حضور کی تقاریر سنتے وقت، وقت کا احساس بھی نہیں ہوتا اور ڈیڑھ، دو گھنٹے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ کہنے لگے کہ جلسہ کے دوران مَیں نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ حضور کی تقریر کا ایک لفظ بھی miss نہ ہو اور ہر خطاب کا لفظ لفظ سن سکوں۔ موصوف نے کہا کہ آپ کے خلیفہ بہت اچھے استاد ہیں اور ایک نہایت اچھے اور قابل استاد کی طرح پہلے ایک بات بیان کرتے ہیں۔ پھر اس پر سیر حاصل بحث فرماتے ہیں اور مختلف انداز اور پیراؤں میں اس مضمون کی وضاحت بھی فرماتے ہیں اور ایسی آسان زبان اور تفصیل سے اس مضمون کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں کہ وہ سامعین کے لئے نہایت آسان اور قابل فہم ہو جاتا ہے اور ہر شخص چھوٹا، بڑا اس بات کو سمجھ سکتا ہے۔

پولینڈ سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں گیارہ بجے پولینڈ (Poland) سے آنے والے وفد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پولینڈ سے آٹھ افراد جلسہ میں شامل ہوئے جن میں سے سات پولش اور ایک عرب احمدی تھے، وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف پیش کیا۔

ایک خاتون نے بتایا کہ وہ عیسائیت سے احمدی ہوئی ہیں اور انجینئر بن رہی ہیں۔ جلسہ پر دوسری مرتبہ آئی ہیں۔

ایک خاتون جو عرب احمدی وسیم الجابی صاحب کی اہلیہ ہیں نے بتایا کہ وہ گزشتہ پندرہ سال سے احمدی ہیں اور کئی جماعتی کتب اور لٹریچر کا ترجمہ کر چکی ہیں اور مزید بھی کر رہی ہیں۔ مارکیٹنگ میں ماسٹرز کی ڈگری کی ہوئی ہے۔ حضور نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ تو پیدائشی احمدی لگ رہی ہیں۔

ایک پولش نو احمدی دوست جان صاحب نے بتایا کہ وہ تاریخ اور فلسفہ کا علم رکھتے ہیں۔ جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ روحانیت سے بھرپور تھا اور ان کے ایمان میں ترقی کا موجب تھا خصوصاً اس بات سے بہت متاثر ہوئے کہ جلسہ میں صرف بوڑھے افراد ہی نہیں بلکہ نوجوان اور بچے بھی بکثرت شامل تھے۔ عیسائیت کے اجتماعات نوجوانوں کی شمولیت سے بڑی حد تک محروم ہوتے ہیں۔ موصوف نے Law اور موازنہ مذاہب میں ڈگری لے رکھی ہے۔ موصوف حضور انور کی تصویر اپنے ساتھ لائے تھے کہ مَیں نے خود اس پر حضور انور کے دستخط کروائے ہیں۔ جان محمد نے مختلف کتب کے پولش تراجم کو چیک کرنے میں بہت معاونت کی ہے۔ ان کی اہلیہ ابھی تک کیتھولک ہیں اور تعلیم یافتہ ہیں اور اکنامکس میں ماسٹر کر رکھا ہے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جماعت کی طرف سے پرجوش استقبال کرنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس طرح جماعت کے افراد نے جس طرح خلیفۃ المسیح کا استقبال کیا وہ میرے لئے بے مثال تھا اور میں اس سے بہت متأثر ہوئی ہوں اور مَیں اس بات سے بھی خوش ہوں کہ جماعت میں عورتوں کو بھی ذمہ داری دی جاتی ہے اور ان کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں۔ جلسہ پر عورتوں کے لئے بڑا اچھا انتظام تھا۔

حضور نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران سے فرمایا کہ مَیں کب پولینڈ آؤں؟ ممبران نے بتایا کہ ہم مسجد کے لئے کوشش کر رہے ہیں اجازت کا انتظار ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہمسایوں سے اچھا تعلق بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

آخر پر وفد کے ممبران نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

پولینڈ کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات سوا گیارہ بجے تک جاری رہی۔

ترکی سے آنے والے وفد کی ملاقات

اس کے بعد ترکی (Turkey) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ترکی سے تین افراد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ جرمنی میں مقیم بعض ترک احمدی احباب بھی آج کی اس ملاقات میں وفد میں شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سید عتیق احمد صاحب سے فرمایا آپ نے مزید کتنی کتب کا ترجمہ کیا ہے۔ عتیق احمد صاحب اس وقت تک ترکی زبان میں 13 کتب کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ حضور انور نے ان سے ازراہ شفقت دریافت فرمایا کہ اپنی فیملی کو لے کر نہیں آئے؟ جس پر موصوف نے بتایا کہ انشاء اللہ العزیز جلسہ یوکے پر سب شامل ہوں گے۔

حضور انور نے صدر جماعت ترکی Mehmet Onder صاحب سے ان کے بزنس کے بارہ میں پوچھا اور فرمایا جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنے بزنس کی طرف بھی توجہ دیتے رہیں۔ موصوف نے بتایا جب سے جماعتی خدمت کی توفیق مل رہی ہے میں زیادہ پرسکون رہ رہا ہوں۔

ترکی جماعت کے نیشنل جنرل سیکرٹری قبلائی چیل صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔ مکرم محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ (انچارج مرکزی ٹرکش ڈیسک یوکے) نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ قبلائی چیل صاحب ترکی میں چار ماہ جیل میں اسیر راہ مولیٰ رہ چکے ہیں اس پر حضور انور نے قبلائی صاحب کو فرمایا مبارک ہو۔ ملاقات کے بعد قبلائی صاحب نے اس بات پر بہت خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور نے مجھے اس اسیری پر مبارکباد دی ہے۔ (آج سے قریباً دس گیارہ سال قبل جب مبلغ سلسلہ جلال شمس صاحب ترکی کے تبلیغی دورہ پر گئے تھے تو حکومت نے انہیں اور قبلائی چیل صاحب کو گرفتار کر لیا تھا اور چار ماہ تک جیل میں قید کئے رکھا۔ بعد میں عدالت کے فیصلے پر ان کی رہائی عمل میں آئی)

قبلائی چیل صاحب نے حضور انور کی خدمت میں اپنی اہلیہ کی طرف سے ایک تحفہ پیش کیا جسے ان کی اہلیہ نے خود حضور انور کے لئے اپنے ہاتھ سے بنا کر بھیجا تھا۔ قبلائی صاحب کی اہلیہ صدر لجنہ ترکی ہیں۔

ایک ترک احمدی دوست Kasim Dalkilic صاحب جو جرمنی میں جماعت Witlich کے صدر ہیں انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ وہ اُردو زبان سیکھ رہے ہیں۔

ایک دوست Cengiz Varli صاحب نے اپنے بیٹے Furkan Varli کے متعلق کہا کہ اسے شوگر کی تکلیف ہو گئی ہے۔ حضور انور نے فیملی کے حالات دریافت فرمائے۔ نیز فرمایا صبح نہار منہ چار گلاس پانی کے پی لیا کریں نیز فرمایا بعض دفعہ شوگر low بھی ہو جاتی ہے اس لئے ہر وقت شوگر کی ایک گولی جیب میں رہنی چاہئے۔ عام کھانے کے لئے نہیں بلکہ صرف ایمرجنسی کے لئے کہ شاید ضرورت پڑ جائے۔

آخر پر ایک ٹرکش بچے کو حضور انور نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا اور ایک چھوٹے بچے کو چاکلیٹ عطا فرمائی۔ وفد کے ممبران نے حضور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ ٹرکش وفد کی حضور انور سے یہ ملاقات گیارہ بجکر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

البانیا اور کوسووو کے وفود کی ملاقات

بعد ازاں البانیا (Albania) اور کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

البانیا سے چار افراد پر مشتمل وفد جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ حضور انور نے ایک زیر تبلیغ دوست Sinan Breshani صاحب سے دریافت فرمایا کہ جلسہ پر آنے کے بعد کیا محسوس کیا۔ موصوف نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک بڑی منظّم اور متحد جماعت ہے۔ احمدی زیادہ تر تعلیم یافتہ ہیں اور بہت ادب سے پیش آتے ہیں اور یہاں کا ماحول روحانی ہے جو دلوں کو موہ لینے والا ہے۔ موصوف نے بتایا کہ 1993ء سے اسلام قبول کیا پھر 2010ء سے جماعت سے رابطہ ہے اور باقاعدہ جماعت سے تعلق ہے اور احمدی ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مَیں سیدھے راستے پر ہوں۔ ہم احمدیت کی ترقی کے لئے مل جل کر کام کریں گے۔

بعد ازاں ایک البانین دوست Lutfi Bici صاحب نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ مَیں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ میری عمر 70 سال ہے۔ میری خواہش ہے کہ مَیں بار بار یہاں آؤں جلسہ کا ماحول مجھ بہت اچھا لگا ہے۔ ہر طرف محبت و پیار ہی دیکھا ہے۔ موصوف نے کہا ہے کہ میرا لڑکا بھی کافی سالوں سے احمدی ہے اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ بھی آئے۔ لیکن امتحانات کی وجہ سے وہ مصروف تھا۔ انہوں نے کہا کہ میرے لڑکے نے حضور کو محبت بھرا اسلام بھیجا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا وعلیکم السلام، ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ساری فیملی پر اپنا فضل فرمائے۔

ایک البانین احمدی دوست Bujar Ramaj صاحب سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سے تو ملاقات رہتی ہے۔ آپ اکثر جلسے پر آتے رہتے ہیں۔ پہلے جلسہ مائی مارکیٹ میں ہوتا تھا اب یہ نئی جگہ ہے آپ کو کیسا لگا ہے۔ دونوں میں سے کہاں زیادہ منظّم اور بہتر نظر آیا ہے۔ موصوف نے بتایا اس نئی جگہ انتظامات زیادہ بہتر تھے کیونکہ یہ جگہ بہت وسیع ہے اور سہولتیں بھی زیادہ ہیں اور خدا کے فضل سے جلسہ کی جگہ وسیع تر ہوتی جائے گی۔ موصوف نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں امید کی ایک نئی ہوا نظر آئی ہے۔ خاص طور پر جرمن لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جو نفوذ ہو رہا ہے اس نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔

Bujar صاحب نے بتایا کہ البانیا میں مساجد میں علماء لوگ آپس میں تو شدید اختلاف رکھتے ہیں لیکن جماعت کے خلاف جب بات ہو تو سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ان مولوی لوگوں کی مثال تو ایسی ہے جیسا کہ گدھے کہ اوپر کتابیں لاد دی گئی ہوں اور ان کو معلوم نہ ہو کہ ان کتابوں میں کیا علم پوشیدہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے بھی ایسے لوگوں کا ذکر کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حیوانوں کو انسان بنایا اور باعمل انسان بنایا اس لئے آپ بھی کوشش کریں اور ان کو راہ راست پر لائیں۔ جو سعید فطرت ہیں ان سے رابطے کریں۔

ایک البانین دوست Ezmir Kaartratz صاحب نے بتایا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کب سے بیعت کرنے کے بارہ میں سوچا ہے۔ تو اس پر موصوف نے بتایا کہ جلسہ کے دوران میرے دل نے گواہی دی ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی جماعت ہے اور مَیں دل سے مکمل طور پر مطمئن ہو گیا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا: 'ماشاء اللہ، الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ثبات قدم دے'۔

❁......ملک کوسووو (Kosovo) سے اٹھارہ افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ جس میں چھ خواتین، گیارہ مرد اور ایک بچہ شامل ہیں۔

وفد کے ایک ممبر Sali Kolusha صاحب نے ابھی بیعت نہیں کی۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ میں نے جلسہ دیکھا ہے میں احمدیت کو صراط مستقیم پر دیکھ رہا ہوں اور جلسہ بھی بہت اچھا لگا۔

ایک احمدی دوست Hirian Ibrahimi صاحب نے بتایا کہ وہ Mathmatics of Computer Science میں گریجوایشن کا آخری سال مکمل کرنے والے ہیں۔ گزشتہ سال بیعت کی ہے اور امسال اپریل میں وصیت کرنے کی بھی توفیق پائی ہے۔ حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ان کا نمونہ دیکھ کر ان کی بہن بھی بیعت کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ نمونے ہیں جو انشاء اللہ دوسروں کو قریب لائیں گے۔

Leutrim Arifi صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کی عمر 20 سال ہے اور انہوں نے دس سال قبل بیعت کی تھی وہ مارکیٹنگ مینجر ہیں اور جلسہ میں پہلی دفعہ آئے ہیں۔

مکرم Alban Ahmetaj صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 2005ء میں احمدیت قبول کی تھی لیکن جلسہ سالانہ پر پہلی دفعہ شامل ہوا ہوں۔ ہائی سکول میں فزکس پڑھاتا ہوں۔

Bleart Zeqiraj صاحب نے بتایا کہ انہوں نے Management Tourism میں اسی سال گریجوایشن مکمل کی ہے۔ جلسہ پر پہلی دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ میرے لئے حیرت انگیز تھا ہر چیز بہت منظّم تھی اور ہر ایک چھوٹا بڑا دوسرے سے پیار محبت سے پیش آ رہا تھا۔ کہیں بھی کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ 2003ء سے احمدی ہیں۔

Dardan Ramadani صاحب نے بتایا کہ نو ماہ قبل احمدیت قبول کی تھی۔ حضور انور نے قبول احمدیت کی وجہ دریافت فرمائی تو موصوف نے بتایا کہ میں نے جماعت احمدیہ کو ہر خیر کا وارث پایا اور جماعت اور اس کے افراد کو ہر بات میں سچائی پر دیکھا۔ مجھے جلسہ بہت اچھا لگا حضور انور کے خطابات بہت پسند آئے، ان میں مستقبل کے لئے ایک امید ہے۔ جرمن قوم کے حوالے سے کہ اب وہ آہستہ آہستہ اسلام قبول کرے گی موصوف نے کہا کہ لوگ بہت زیادہ احمدیت کے خلاف ہیں اور بڑا سخت رویہ اپناتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہم تو امن اور

M/S ALLIA EARTH MOVERS

AEM

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت کے پیغام کے ساتھ دل جیتتے ہیں اور یہی اسلام کی تعلیم ہے۔

ایک احمدی دوست Alban Zeqiraj صاحب نے بتایا کہ ان کی عمر 25 سال ہے اور میں نے دو سال قبل اپنے آپ کو وقف کے لئے بھی پیش کیا تھا اور ابھی چند ماہ قبل ہی حضور انور نے بطور معلم منظوری عطا فرمائی ہے۔ مبلغ سلسلہ ان کی ٹریننگ کر رہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Arber Zeqiraj صاحب سے مخاطب ہوئے۔ موصوف ہائی سکول میں فزکس پڑھاتے ہیں اور Masters مکمل کرنے والے ہیں۔ انہوں نے 2003ء میں بیعت کی تھی۔ ان کی اہلیہ محترمہ Liridashe Zeqiraj صاحبہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ موصوفہ بھی سکول میں ٹیچر ہیں اور البانین زبان پڑھاتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک سال قبل بیعت کی تھی اور ہر روز جماعت کی سچائی پر میرا یقین بڑھتا جا رہا ہے۔ جلسہ سالانہ اپنے انتظامات کے لحاظ سے اور روحانیت کے لحاظ سے بہت اعلیٰ تھا۔ یہاں آ کر دل کو سکون ملا ہے۔

صابق صدر جماعت اور معلم Kosovo مکرم موسیٰ رستمی صاحب مرحوم کی اہلیہ بھی وفد میں شامل تھیں۔ حضور انور نے فرمایا مَیں نے آپ سے خط کے ذریعہ موسیٰ صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا تھا۔ اب ذاتی طور پر اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور آپ کو صبر کی توفیق دے۔ موصوفہ نے اپنی چھوٹی بیٹی کے علاج کے حوالہ سے حضور انور کا شکریہ ادا کیا نیز ان کے خاوند کی وفات کے بعد جماعت نے ان سے جو حسن سلوک کیا ہے اس کا بھی انہوں نے شکریہ ادا کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

Artan Mavraj صاحب جن کی عمر 25 سال ہے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے وہ احمدی ہیں اور سکول میں پڑھاتے ہیں۔ حضور انور سے مصافحہ کرتے وقت موصوف نے بتایا کہ ان کے والد صاحب دس سال قبل جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا نام Kosovo کے مشہور شہداء میں گنا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ابھی تک اپنے شوہر کی جدائی کا غم نہیں بھلا پائیں۔ نیز ان کی ہمشیرہ کی شادی ابھی تک نہیں ہوئی موصوف نے ان دونوں مسائل کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

آخر پر وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں یہ نومبائعین شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے حضور انور کے ہاتھوں کو چومتے اور عقیدت کا اظہار کرتے۔

حضور انور نے موسیٰ رستمی صاحب کے دونوں بچوں کو اپنے پاس بلایا اور پیار کیا اور چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

البانیا اور Kosovo کے وفود کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ پونے بارہ بجے تک جاری رہی۔

استونیا، لیتھوانیا اور ہنگری سے آنے والے وفود کی ملاقات

اس کے بعد اسٹونیا (Estonia)، لیتھوانیا (Lithuania)، اور ہنگری (Hungry) سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

۞......اسٹونیا سے ایک خاتون کیرولینا صاحبہ تشریف لائی۔ ان کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور گزشتہ 13 سال سے اسٹونیا میں ایک ریسٹورنٹ میں Cook کی حیثیت سے کام کر رہی تھیں اور ان کے خاوند اسٹونیا میں ہیں جب کہ باقی ساری فیملی نائیجیریا میں ہی ہے۔ ملاقات کے آخر پر کیرولینا صاحبہ نے جھک کر سلام کیا تو اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان صرف خدا کے سامنے جھکتے ہیں اور انسانوں کے سامنے جھکنا ٹھیک عمل نہیں ہے۔

لیتھوانیا (Luthuina) سے ایک مقامی احمدی خاتون Aukse Ahmai صاحبہ اپنی بیٹی اور خاوند کے ساتھ آئی تھیں۔ ان کے خاوند کا تعلق پاکستان سے ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ تین سال سے احمدی ہیں اور پہلے بھی جلسہ میں شرکت کر چکی ہیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ جلسہ میں شامل ہو کر ایمان بڑھتا ہے اور انسان روحانی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ حضور سے مل کر اپنے اندر روحانی تبدیلی محسوس کرتی ہوں۔ حضور نے بچی کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائی۔

۞......ہنگری (Hungry) سے دس افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

۞......ایک صاحب Fulop Krizttan میڈیکل ڈاکٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جلسے پر آنے کا پہلا موقعہ تھا اور میں یہاں کے انتظام اور پروگراموں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ سب تقاریر سنی ہیں۔ جو اسلام ہم نے سن رکھا تھا یہاں جلسے پر اس سے بالکل مختلف تھا اور ہمیں بہت اچھا لگا۔ حضور انور نے فرمایا یہ اصل اسلام ہے جو آپ نے یہاں آ کر دیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جو اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔

ایک دوست نے بتایا کہ وہ ہنگری میں انگریزی کے استاد ہیں۔ جلسہ پر آنے کا پہلا تجربہ تھا اور حیران کن تھا۔ مَیں نے حضور کی سب تقاریر سنی ہیں اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

ہنگری سے آنے والے مہمانوں میں ایک پی ایچ ڈی طالبعلم Kiss Zoltan صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ احمدی نہیں ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ مجھے یہاں آ کر صحیح اسلام کا پتہ چلا ہے۔ حضور انور نے جرمن احباب سے جو خطاب فرمایا ہے وہ بہت دلچسپ تھا۔ مَیں نے حضور کے سارے خطابات سنے ہیں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اگر ہم حضور کی باتوں پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

ہنگری سے آنے والے ایک میڈیکل کے طالبعلم Pauka Demeter نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے Facebook کے بارے میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا Facebook کا استعمال غلط ہو رہا ہے یہ انسان کی ذاتی زندگی میں فساد پیدا کر سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے میرے نام پر اکاؤنٹ بنا دیا تھا اس کو مَیں نے غلط کہا تھا۔ اس کو حرام نہیں قرار دیا اور Ban نہیں کیا۔ جماعت نے اپنی Facebook الاسلام پر بنائی ہوئی ہے جو دینی ضرورت پوری کر رہی ہے۔ اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا باقی جہاں تک اس کے عمومی استعمال کا تعلق ہے تو اس کی وجہ سے لوگوں کے تعلقات، گھر برباد ہو رہے ہیں اور لوگوں کے ننگ ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی برائیاں ہر ایک نوٹ کرتا ہے تا کہ عیاشی حاصل ہو۔ نیک مقصد حاصل نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا۔ اس فیس بک نے صرف انفرادی طور پر ہی لوگوں کا امن برباد نہیں کیا بلکہ اس نے حکومتوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا تصور یہ ہے کہ بے حیائی کو ختم کرنا ہے اور اس کی تشہیر سے روکنا ہے۔ آج کل ایسی فلمیں بنتی ہیں کہ ان میں دہشت گردی، مار دھاڑ، سمگلنگ اور کلاشنکوفوں کا استعمال دکھایا جاتا ہے۔ آخری نتیجہ تو اس کا کوئی نہیں دیکھتا لیکن یہ ہوتا ہے کہ بعض نوجوانوں میں کلاشنکوف کے استعمال کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اب مغرب میں بھی لوگ اس کو محسوس کر رہے ہیں کہ ایسی چیزوں سے برائی پھیلتی ہے، رکتی نہیں ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کی اشاعت ہی نہ ہو۔

ایک صاحب دوسری دفعہ آئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کو یہ نئی جگہ جلسہ کیسا لگا۔ موصوف نے بتایا یہ جگہ بہت کھلی ہے تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ حضور انور نے فرمایا اب آسانی پیدا ہو گئی ہے ایک چھت کے نیچے سارے انتظامات ہیں۔ پہلا سال تھا بعض پرابلم ہوئی ہوں گی آئندہ سال دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہنگری سے آنے والی ایک خاتون Kiss Laura صاحبہ میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہیں اس نے بتایا کہ پہلی دفعہ جلسے پر آئی ہوں۔ مجھے ہر چیز کو جاننے کا موقع ملا ہے ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا۔ ٹرانسلیشن کا مسئلہ ہوا تھا ہماری فوری مدد کی گئی۔ میں شکریہ ادا کرتی ہوں جلسہ کے دوران جماعتی لٹریچر کا بھی مطالعہ کیا ہے۔

ہنگری سے آنے والے دو طالبات Kovacs اور Tusor نے بتایا کہ وہ چائنیز زبان سیکھ رہی ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ چائنیز زبان میں کیوں دلچسپی ہے۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ آجکل China نے ہنگری پر فوکس کیا ہوا ہے اور اپنی مارکیٹ بنائی ہوئی ہے۔ چائنیز چیزیں بہت سستی بھی ہیں۔

آخر پر حضور انور نے از راہ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ اور طلبا کو قلم عطا فرمائے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ڈاکٹر صاحب کو بھی قلم عطا فرمایا اور فرمایا اس سے اپنے نسخے لکھا کریں۔

وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا، اسٹونیا، لتھوانیا اور ہنگری کے وفد کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

سلووینیا، بوزنیا اور میسیڈونیا سے آنے والے وفود کی ملاقات

بعد ازاں سلووینیا (Slovenia)، بوزنیا (Bosnia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آنے والے وفود نے حضور انور کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔

۞......سلوونیا (Slovenia) سے چار افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔

سلووینیا سے آنے والے ایک عیسائی دوست Lakocic Bojan جو پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ انہوں نے کہا انہیں جلسہ میں آ کر بہت اچھا لگا ہے۔ سلووینیا ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اس سے قبل مجھے مسلمانوں کے کسی پروگرام میں شرکت کا موقع نہیں ملا۔ عموماً لوگ اسلام سے ڈرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے پروگراموں میں ایک دوسرے کا تعارف حاصل ہوتا ہے۔ مجھے آپ کا پیغام بہت اچھا لگا ہے۔ آپ کی تعلیم پُر امن ہے۔

سلوونیا سے آنے والی وکیل خاتون Simone Ivonjko نے بھی جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دوران اس خاتون نے دوپٹہ لیا ہوا تھا جب کہ ان کے ساتھی وکیل نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

سلوونیا سے پہلی بار جلسہ میں شامل ہونے والے احمدی دوست Hazir Slaije نے حضور انور کو بتایا کہ وہ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور جماعت کے پیغام کو آگے پھیلانے کا عہد کیا۔ اب واپس جا کر احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔ یہاں رواداری کا ماحول تھا۔ بہت اچھا اثر ہم پر ہوا ہے۔

سلوونیا سے آئی ہوئی ایک پروفیسر Vaska Pandova صاحبہ نے بتایا کہ یہاں آ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ مَیں سکول میں کام کرتی ہوں اور بہت سفر کرتی ہوں اور دوسروں کے کلچر اور طرز زندگی کے بارہ میں جاننا چاہتی ہوں۔ یہاں جماعت کا انتظام بہت اچھا تھا۔ سارے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ نے یہاں کسی احمدی سے اس کے طرز زندگی کے بارہ میں پوچھا ہے تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں لوگوں سے ملنا تھا اگر پہلے نہیں ملے تو اب مل لیں۔ چنانچہ اسی شام یہ خاتون دیگر مہمان خواتین کے ساتھ ایک گھر میں گئیں اور احمدی خواتین سے ملیں اور کھانا بھی کھایا اور رہن سہن وغیرہ دیکھا اور بہت خوش تھیں۔

۞......ملک بوزنیا (Bosnia) سے سات افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ جرمنی میں شرکت کی۔

مکرم الودین حاجیوپلیچ صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ بوزنیا میں جماعتی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور جلد ہمسایہ ملک سربیا (Serbia) میں تبلیغی پروگراموں کے لئے جائیں گے۔ موصوف کی گود میں ان کا نومولود بیٹا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھراپردیش
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281, 04027172202
09849128919, 08019590070

اور Balcan State سے پہلا وقف نو ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو اپنی گود میں بٹھایا اور پیار کیا۔ تصاویر اتاری گئیں۔ اس کے والدین کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ حضور انور نے بچے کی والدہ سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا آپ پریشان نظر آرہی ہیں تو موصوفہ ثمینہ صاحبہ نے بتایا کہ لمبے سفر اور چھوٹے بچے کو سنبھالنے کی وجہ سے کافی تھکاوٹ ہے۔

بوزنیا سے آنے والے ایک احمدی دوست کمال صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پہلی دفعہ جلسہ میں شریک ہوا ہوں۔ مجھے اس بات نے بہت متأثر کیا ہے کہ اتنا بڑا پروگرام ہے اور اتنے سارے لوگ ہیں مگر سارا کام احسن انتظام کے تحت ہو رہا ہے اور لوگوں کو میں نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

جلسہ سالانہ بوزنیا کا ذکر ہوا جو بہت چھوٹے پیمانے پر منعقد ہوتا ہے تو حضور انور نے فرمایا میں نے آپ کا بوزنیا کا جلسہ دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی یہاں کی طرح بڑے پیمانے پر جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم جازم فرتح ٹووِیچ صاحب نے اپنا تعارف کروایا تو حضور انور نے فرمایا آپ تو پہلے بھی آئے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ گزشتہ سال بھی آیا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی۔

ایک اور احمدی دوست یاسمین فرتح تووِیچ صاحب نے بتایا کہ پہلی دفعہ جلسہ پر آیا ہوں اور مجھے یہ ماحول بڑا پسند آیا ہے۔ بہت اچھا لگا ہے۔ سارے انتظامات بہت اچھے تھے۔

✿......ملک میسڈونیا (Macedonia) سے گزشتہ سال دس عیسائی مہمان تشریف لائے تھے اور جماعت کے پیغام سے بہت متأثر ہوئے تھے۔ واپس جانے کے بعد انہوں نے جماعت کے بارے میں بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا جس کے نتیجہ میں کئی اور لوگ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔ امسال جلسہ جرمنی میں میسڈونیا سے 30 افراد نے شرکت کی۔ جن میں سے 23 عیسائی مہمان اور سات احمدی احباب تھے۔

یہ سب مہمان بس کے ذریعہ دو ہزار کلومیٹر کا بڑا لمبا سفر طے کر کے جرمنی پہنچے تھے۔ یہ سفر تیس گھنٹوں پر مشتمل تھا۔ ان مہمانوں میں تین ڈاکٹرز، چار پروفیسرز اور دیگر افراد بھی اپنی اپنی فیلڈ میں تعلیم یافتہ تھے اور بعض یونیورسٹی کے سٹوڈنٹ بھی تھے۔

میسڈونیا سے آنے والے ایک ڈاکٹر Kosta Pandov صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کام آپ کر رہے ہیں بہت غیر معمولی ہے اور دنیا کو امن میں لانے والا ہے۔ آپ کا پیغام ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بہت اچھا ہے۔ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو چاہئے کہ وہ بھی اس ’’ماٹو‘‘ کو اپنائیں۔ اس کے بارہ میں دوسرے لوگ بولتے تو سب ہیں لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا: خدا دنیا کو اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق دے کیونکہ آجکل دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔

ایک مہمان خاتون نے بتایا کہ میں میسڈونیا سے آئی ہوں۔ یہاں جلسہ دیکھا ہے۔ جماعت بہت آرگنائز ہے۔ سارے انتظامات بہت اچھے ہیں۔ جس طرح آپ نے مذہب کو پیش کیا ہے بہت اچھا لگا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: خدا کرے صرف ظاہری طور پر اچھا نہ لگے بلکہ دلوں میں بھی بیٹھ جائے۔

مسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون Jasminka Kirtoseva نے بتایا کہ آپ کا انتظام بہت اچھا ہے۔ میں عورتوں کے حصے میں بھی گئی تھی۔ آپ کی عورتیں بہت اچھی ہیں۔ بہت محبت اور پیار سے ملیں۔ میں نے وہاں سے دوپٹہ خریدا اور آج استعمال کر رہی ہوں۔

مکرم Boro Kapusevski صاحب جو گائنا کالوجسٹ ہیں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی اور مہمان نوازی پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ پہلی دفعہ آیا ہوں۔ مذہب کو دیکھا ہے، کلچر کو دیکھا ہے۔ میں ہر لحاظ سے مطمئن ہوں۔

میسڈونیا سے جلسہ میں پہلی بار شامل ہونے والے دوست Daut Bajrak Tarovik نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں آکر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے آنحضرت ﷺ کا زمانہ واپس آگیا ہے۔ میں نے یہاں اُس اسلام کو دیکھا ہے جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے تھے۔ آپ کے جلسہ کے انتظامات اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ پہلی بار صحیح اسلام کو اتنے قریب سے دیکھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ یہاں تشریف لائے ہیں آپ کو پیغام پسند آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ پیغام قبول کرنے اور اسے آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ظاہری طور پر پیغام پسند آیا ہے۔ اللہ کرے آپ کے دلوں میں بھی اتر جائے۔ کیونکہ پڑھے لکھے لوگ جب پیغام کو مان لیتے ہیں تو دوسرے بھی اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

ایک دوست نے بتایا کہ مجھے جلسہ اتنا اچھا لگا ہے کہ مَیں نے عہد کیا ہے کہ جب تک زندہ ہوں ہمیشہ شامل ہوں گا اور وہاں سے اچھے اچھے لوگوں کو بھی لے کر آؤں گا۔

ایک خاتون جو کونسل میں کام کرتی ہیں اس نے بتایا کہ پہلی دفعہ آئی ہوں۔ یہاں اسلام کے پیغام کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ ہمیں اپیل کیا ہے۔ ہم بہت متاثر ہوئے ہیں۔ ہمیں ہر طرف سے پیار ملا ہے۔

ایک طالبعلم جو عیسائیوں کے مشنری بن رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں جلسہ پر پہلی دفعہ آئے ہیں اور یہاں مسلمانوں کو بڑے قریب سے دیکھا اور معلومات حاصل کی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو غور کرنے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

ایک دوست نے کہا کہ پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ کی جماعت سے مطمئن ہوں۔ اب قریب کا تعلق قائم ہو گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: قریب کا تعلق رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ مہمان دو ہزار کلومیٹر کا سفر 30 گھنٹوں میں طے کر کے جلسہ کے لئے آئے ہیں تو حضور انور نے خصوصی طور پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہیں۔ نیز فرمایا یہ بات اس چیز کو ظاہر کرتی ہے کہ ان کو سچائی کی طلب ہے اور جستجو ہے۔

ملاقات کے آخر پر تمام احباب نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں اور طالب علموں کو قلم عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد احمدی احباب کی آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ان لوگوں نے پہلی بار اپنی زندگی میں خلیفہ وقت کو اتنے قریب سے دیکھا تھا۔ حضور انور کی محبت ان کے دلوں میں موجزن تھی جس کا اظہار آنسوؤں کی شکل میں ہو رہا تھا۔

سلوونیا، بوزنیا اور میسڈونیا کے وفود کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بلغاریہ سے آنے والے وفد کی ملاقات

✿......بعد ازاں ملک بلغاریہ (Bulgaria) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

بلغاریہ سے اکیاسی (81) افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا۔ 51 افراد بذریعہ بس 30 گھنٹے کا طویل سفر کر کے آئے جب کہ 26 افراد بذریعہ ہوائی جہاز اور 4 افراد بذریعہ ٹرین سفر کر کے پہنچے۔

بلغارین وفد میں انجینئرز، وکیل، لیکچرار، سکول ٹیچر، ملازمین، مزدور، ایک مسجد کے امام، بوڑھے افراد، خواتین اور بچے شامل تھے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب اور عیسائی مہمان بھی اس جلسہ میں شرکت کے لئے بڑے شوق کے ساتھ جرمنی آئے۔ زیادہ تر احباب پہلی مرتبہ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بلغارین وفد کو دیکھ کر فرمایا کہ بلغارین احباب تو بڑھتے جا رہے ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اس کے بعد حضور انور نے جو غیر از جماعت احباب پہلی مرتبہ شامل ہوئے تھے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا؟۔ ایک دوست نے کہا کہ بہت اچھا لگا۔ بہت پسند آیا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنا زبردست انتظام ہوگا۔

ایک غیر مسلم دوست نے کہا کہ مَیں اب آپ کے بہت قریب آگیا ہوں۔ ہم حیران ہیں کہ مسلمان بھی اس طرح کے کام کر سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ حقیقی مسلمان ہی ایسا کر سکتے ہیں دوسرا نہیں کر سکتا۔ اس پر موصوف نے کہا اب مجھے سمجھ آگئی ہے۔

ایک دوست ETAM صاحب نے کہا کہ جلسہ بہت اچھا تھا۔ انتظامات پہلے کی نسبت بہت اچھے تھے۔ ہمارا ہر طرح سے خیال رکھا گیا ہے۔

ایک بلغارین دوست MARIO صاحب نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں طلاق و خلع پر جو روشنی ڈالی ہے اور بڑے درد کے ساتھ کہا ہے کہ طلاق و خلع کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اب یہ علیحدگی کا معاملہ بلغاریہ میں بھی بڑھ گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب دنیا برائی کی طرف بھاگے تو اس کا ایک انجام یہ ہوتا ہے کہ رشتے ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جب بدظنیاں بڑھتی ہیں، اعتماد نہیں رہتا تو پھر یہ چیزیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

ایک مہمان وکیل نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ احمدی اپنے معاملات جماعت کے اندر حل کریں۔ حضور انور نے فرمایا۔ جماعت کے اندر کریں تو بہتر ہے۔ عدالتوں میں پیسہ خرچ ہوتا ہے، وقت خرچ ہوتا ہے اور کچھ ملتا نہیں ہے۔ وکیل عدالتوں میں غلط بات کو بھی سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حضور انور نے مہمان وکیل کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان میں سے نہیں ہیں۔

حضور انور نے نو احمدی خواتین سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ تو اس پر ایک خاتون نے کہا کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا اور جو کچھ ہم نے قرآن پاک میں پڑھا، وہی جلسہ پر دیکھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم یہی تو چاہتے ہیں کہ لوگ سچائی کو جانیں اور سچائی کی طرف آئیں۔

ایک نو احمدی نے کہا کہ ہم اس بات کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت ہمارے لئے بہت کچھ کر رہی ہے اور ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ جماعت نے ہمارا بہت خیال رکھا ہے۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور نے فرمایا تھا کہ جرمن قوم مسلمان ہو جائے گی۔ خدا کرے کہ بلغارین قوم بھی اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہو۔

ایک سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا جو لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں ان کی کوئی اچھائی ہی ہے جو انہیں اس طرف لے کر آئی ہے۔

ETAM صاحب نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اہلیہ امید سے ہیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹا عطا فرمائے۔ مَیں اُسے وقف نو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضور انور اس بچے کا نام رکھ دیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بچے کا نام جاہد رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

حضور انور نے بلغارین وفد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی صحیح تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بلغاریہ میں عیسائیت پھیل رہی ہے۔ نوجوان ایسے حالات میں آزاد ہو جاتے ہیں اور عیسائیت کی طرف چلے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ عیسائیت کی غلط تعلیم کا ردّ کریں اور احمدیت کا پیغام پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ لوگ تیس گھنٹے کا سفر کر کے آئے ہیں اور اتنی تکلیف اٹھا کر آئے ہیں اور محض للہ آئے ہیں۔ کسی سیر کے لئے نہیں بلکہ ایک روحانی ماحول کے لئے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی جزائعطا فرمائے۔

ایک دوست LAZAR صاحب نے کہا کہ مَیں کٹّر عیسائی ہوں لیکن اس ملاقات اور جلسہ کو دیکھنے کے بعد یوں لگ رہا ہے کہ مَیں اپنا دل یہیں چھوڑے جا رہا ہوں اور اسلام کے متعلق میرے خیالات مکمل تبدیل ہو چکے ہیں۔

بعض مسلمان خواتین جو پہلی مرتبہ اس جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم پر حقیقی اسلام کی تصویر واضح ہوئی ہے۔

ایک مسجد کے امام نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ہیں کہ بلغاریہ میں آپ کی جماعت کی بہت ضرورت ہے۔ جماعت نے جو لٹریچر شائع کیا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے تاکہ لوگ جلد سے جلد احمدیت کی تعلیم

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سے واقف ہوسکیں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھوٹے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے اور طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ بعد ازاں تمام مہمانوں نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

بلغارین وفد کی یہ ملاقات ایک بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

✡✡✡✡✡

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم سید مبشر احمد بخاری صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم حکیم سیّد پیر احمد بخاری صاحب آف ہوشیار پور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 24 جون کو ان کی جرمنی میں وفات ہوئی۔

برلن کے لئے روانگی اور برلن میں پُر تپاک استقبال

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فرینکفرٹ سے برلن کو روانگی

آج پروگرام کے مطابق ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ سے برلن (Berlin) کے لئے روانگی تھی۔ پروگرام کے مطابق تین بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح کے احاطہ میں احباب جماعت جرمنی مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے برلن کے لئے روانہ ہوا۔

فرینکفرٹ سے برلن کا فاصلہ 598 کلو میٹر ہے۔ قریباً نصف فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں کچھ دیر کے لئے مین ہائی وے پر ایک پٹرول پمپ سے ملحقہ ریسٹورنٹ میں رکے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد آگے روانگی ہوئی اور سفر جاری رہا اور رات آٹھ بجکر 35 منٹ پر مسجد خدیجہ برلن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ مکرم عبد الباسط طارق صاحب مبلغ برلن اور صدر جماعت برلن نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ صدر صاحبہ لجنہ برلن نے اپنی عاملہ کی چند ممبرات کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور کی آمد پر احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچیوں نے کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد خدیجہ برلن

مسجد خدیجہ کی تعمیر برلن شہر کے علاقہ Pankow میں ہوئی ہے۔ برلن شہر کا یہ علاقہ سابقہ مشرقی جرمنی میں شامل تھا۔

پلاٹ کا رقبہ 4790 مربع میٹر ہے اور تعمیر شدہ رقبہ 1008 مربع میٹر ہے۔ مسجد خدیجہ کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 2 جنوری 2007ء کو رکھا تھا اور 17 اکتوبر 2008ء کو اس کا افتتاح فرمایا تھا۔

مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے دو ہال ہیں اور ہر ہال کا رقبہ 168 مربع میٹر ہے دونوں ہالوں کا کل رقبہ 336 مربع میٹر ہے۔ مسجد کے مینارہ کی اونچائی 13 میٹر ہے اور گنبد کا Diameter 9 میٹر ہے۔ مسجد کا مینارہ دو کلو میٹر دور سے نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔

مسجد خدیجہ کی تعمیر کے علاوہ اسی احاطہ میں ایک رہائشی حصہ اور دفاتر تعمیر کئے گئے ہیں۔ رہائشی حصہ میں ایک چار کمروں کی رہائش گاہ ہے۔ اس کے علاوہ دو کمروں کی رہائش گاہ اور ایک مہمان خانہ بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں چار دفاتر ایک لائبریری، ایک کانفرنس روم اور کھیلنے کے لئے چھوٹے سے گراؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔ بڑے جماعتی کچن کی سہولت بھی موجود ہے۔ 22 گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔ اس مسجد کا ڈیزائن محترمہ مسز مبشرہ الیاس صاحبہ نے تیار کیا تھا۔

یہ تاریخی مسجد 1.7 ملین یورو میں مکمل ہوئی تھی۔ اس کے اخراجات لجنہ اماء اللہ نے برداشت کئے ہیں۔ یہ مسجد صرف خواتین کی مالی قربانیوں سے تعمیر ہوئی ہے 1.3 ملین یورو کا خرچ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے برداشت کیا تھا۔ جب کہ بقیہ چار لاکھ یورو میں سے بڑا حصہ لجنہ اماء اللہ یو کے نے ادا کیا تھا۔

9 بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرح العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مسجد کے احاطہ میں موجود رہائشی حصہ میں تھا۔

(باقی آئندہ)

مہمان نوازی کا ایک اعلیٰ نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے واقعات میں سے ایک واقعہ جو آپ کے اعلیٰ مہمان ہونے کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے قارئین بدر کے لئے پیش ہے۔

''حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے جو روایت کی ہے کہ جنگِ مقدس کی تقریب میں (جنگِ مقدس ایک عظیم مباحثہ کا نام ہے جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امرتسر میں 1893ء میں ہوا تھا جو تقریباً 15 دن تک جاری رہا) اسلام کی نمائندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی اور بڑے واضح نشانات کے ساتھ اور دلائل کے ساتھ اور براہین کے ساتھ اسلام کی برتری ثابت فرمائی۔ بہر حال یہ روحانی خزائن میں کتابی شکل میں موجود ہے۔ جب آپ اس مباحثے کے لئے امرتسر میں ٹھہرے ہوئے تھے تو ایک دن مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے منتظمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا بھول گئے اور رات کا ایک بہت سا حصہ گزر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے انتظار کے بعد جب کھانے کے بارہ میں پوچھا تو سب جو انتظام کرنے والے تھے ان کے تو ہاتھ پیر پھول گئے کہ کھانا رکھا ہوا نہیں ہے اور بازار بھی اب بند ہو چکے ہیں کہ بازار سے ہی کھانا منگوا لیا جائے۔ بہر حال جب یہ صورتحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم میں آئی، آپ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ دستر خوان میں دیکھو کچھ بچا ہوا ہوگا۔ وہی کافی ہے۔ دستر خوان کو دیکھا گیا تو وہاں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے یہی کافی ہیں اور آپ نے وہی کھا لئے۔ تو یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور اس زمانے کے امام کا نمونہ۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ 30 جولائی 2010)

درخواست دُعا

☆......میری بیٹی عزیزہ روحی شبنم صاحبہ اہلیہ طاہر بشارت ڈار آسنور اپنی اور اپنے بچوں یاسر بشارت (۵) اور عزیزہ فراست (۳) کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

☆......مکرم پرویز احمد لون مالک پرویز میڈیکل سٹور آسنور اپنے نئے تعمیر شدہ میڈیکل سٹور میں منتقل ہونے کی خوشی میں اور دست شفاء کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اعانت بدر 500 روپے۔

☆......محترمہ شوکت النساء صاحبہ سرینگر اپنی بیٹی ڈاکٹر مجید فاخر اور اپنے بیٹے ڈاکٹر کلیم احمد آف جرمنی اور اُن کے بچوں کی صحت سلامتی کیلئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔ اعانت بدر 500 روپے۔

(فیاض احمد کاٹھپورہ کشمیر نمائندہ بدر)

☆......اللہ کے فضل اور میرے پیارے آقا کی دُعاؤں سے خاکسار کو پولیس کی ملازمت ملی ہے۔ ملازمت ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔

(محفوظ خان پنکال اڑیسہ)

اعلان نکاح

☆......مورخہ 11 ستمبر 2011 کو عزیزم جنید احمد صاحب ابن مکرم محمد اقبال صاحب مرحوم آف کاٹھ پورہ کا نکاح عزیزہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب آف اندورہ اسلام آباد کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر ہوا جس میں سے مبلغ دو لاکھ روپے کے زیورات کی صورت میں موقعہ پر ہی ادائیگی ہوئی ہے۔

قارئین بدر کی خدمت میں اس رشتہ کے جانبین اور سلسلہ کیلئے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

☆......عزیزم مصور احمد ابن مکرم مسرور احمد آف کاٹھ پورہ کی صحت سلامتی، درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 300 روپے۔

☆......عزیزم طارق احمد طارق ابن مرحوم محمد اقبال صاحب آف کاٹھ پورہ اور عزیزہ نجمہ محمود صاحبہ جن کی شادی ہوئے عرصہ تین چار سال ہوئے ہیں۔ ابھی تک یہ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔

قارئین بدر کی خدمت میں ان کے صاحب اولاد ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

(فیاض احمد کاٹھپورہ کشمیر نمائندہ بدر)

خریداران بدر سے گزارش

جلسہ سالانہ قادیان میں تشریف لانے والے معزز خریداران بدر سے درخواست ہے کہ وہ دفتر سے حساب فہمی کی غرض سے اپنا خریداری نمبر ضروری ساتھ لائیں۔ اس سے آپ کا قیمتی وقت بچ جائے گا۔ جزاکم اللہ۔

(منیجر بدر قادیان)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر 2011 بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091)1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر
قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 8 Dec 2011 Issue No.49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
:65 Canadian Dollar

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کو چند نصائح

ان دنوں میں سلام کو رواج دیں۔ تاکہ یہ عادت مستقل آپ کو پڑ جائے۔

جولوگ اس جلسہ میں شمولیت کیلئے آئے ہیں وہ اعلیٰ مقاصد میں ترقی کو پیش نظر رکھیں

ان تین دنوں میں کسی کی مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہوتو اس سے درگزر کریں۔ چیکنگ کرنے والے مقامات پر کارکنان سنجیدہ طبع ہونے چاہئیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جولائی 2010ء

نیک مقاصد مدنظر رکھیں:

حضور انور نے فرمایا:

’’پس آج جو لوگ ایک نیک مقصد کے لئے یہاں آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان بن کر یہاں آئے ہیں، دنیاوی اعزاز اور دنیاوی خدمت کی بجائے ان اعلیٰ مقاصد میں مزید ترقی کو اپنے پیشِ نظر رکھیں جو بیان ہوئے ہیں۔ بے شک نظامِ جماعت کے تحت اس پاک اور بامقصد سفر کرنے والے مسافروں اور مہمانوں کے لئے خدمت کا نظام موجود ہے، لیکن جو للّٰہی سفر اختیار کرنے والے ہوتے ہیں ان کی ان دنیاوی ضروریات اور آراموں کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے اور اس اکٹھ اور جمع ہونے کی روح اور بنیادی مقصد سے فیض پانے کی زیادہ کوشش ہوتی ہے۔ پس آپ اپنے آپ کو کبھی دنیاوی مسافروں اور مہمانوں کے زمرہ میں لانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر اس بات کو آپ سمجھ جائیں گے تو میزبانوں کی کمزوریوں اور کمیوں سے بھی آپ صرفِ نظر کرتے رہیں گے۔ ورنہ بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آیا ہے، یہ شکوہ ہو جاتا ہے کہ فلاں جگہ کے لوگوں کا بہتر انتظام ہے۔ ان کو فلاں جگہ بہتر انتظام کے تحت رکھا گیا ہے اور ہماری طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ انتظامیہ کی اس طرف پوری کوشش ہوتی ہے کہ ہر مہمان کو آرام پہنچایا جائے۔ ہاں بعض غیر از جماعت مہمان ہوتے ہیں، یا بعض ایسے لوگ ہیں جو اپنی قوم کے لیڈر ہیں ان کے لئے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اور یہ جائز ہے۔ انتظامیہ تو حتی الوسع مہمانوں کے آرام اور سہولت کو پیشِ نظر رکھتی ہے۔ پس میں شامل ہونے والے مہمانوں سے کہوں گا کہ اگر وہ اپنے سفر کے مقصد کو پیشِ نظر رکھیں گے اور جلسے کے دنوں میں نیکیوں کو مزید نکھارنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً بشارت پانے والے مؤمنین کے زمرہ میں شامل ہونے والے بنیں گے۔‘‘

وقت کا صحیح استعمال انتہائی ضروری

’’مہمانوں کے لئے چند عمومی باتیں بھی مَیں سامنے رکھنا چاہوں گا۔ ایک مومن کے لئے اپنے وقت کا صحیح استعمال انتہائی ضروری ہے۔ جب ایسے اجتماعی موقعوں پر سب جمع ہوتے ہیں تو دور دور سے آئے ہوئے عزیزوں اور واقف کاروں کی ایک دوسرے سے ملاقاتوں اور مل بیٹھنے کی خواہش بھی ہوتی ہے۔ اب جبکہ صرف ایک ملک کے رہنے والے واقف کار اور عزیز نہیں بلکہ دوسرے ملکوں کے رہنے والے واقف کاروں اور عزیزوں سے بھی ملاقات کے سامان ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جماعت پیدا فرمائی ہے جس نے ملکوں اور قوموں کی سرحدوں اور فرقوں کو بھی ختم کر دیا اور ایک عظیم بھائی چارے کی بنیاد پڑ چکی ہے۔ اور آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کا ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں۔ ان میں مضبوطی پیدا ہوتی چلی جائے۔ ہم ایک قوم بن جائیں۔ اور اس کے لئے ظاہر ہے، مل بیٹھنے کی ضرورت بھی ہوگی۔ ایک دوسرے سے واقفیت اور تعلق بڑھانے کی ضرورت بھی ہوگی۔ لیکن سارا دن جلسہ کا جو پروگرام ہو رہا ہوتا ہے، اس کو جلسہ سننے میں گزارنا چاہئے اور اس کے بعد ہی اس کے لئے موقعہ میسر آتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ یہ مل بیٹھنا اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ خوش گپیوں میں ساری ساری رات ضائع ہو جاتی ہے۔ یا کھانے کی مارکی میں باتوں میں اتنا وقت لگ جاتا ہے کہ نمازوں کے اوقات میں انتظامیہ کو یاددہانی کروانی پڑتی ہے۔ اسی طرح جو گھروں میں اپنے عزیزوں یا واقفکاروں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں، وہ بھی لمبی مجلسوں کی وجہ سے وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں اور جلسے پر آنے کی اصل غرض کو بھول جاتے ہیں۔ پس ہر کام میں اعتدال ہونا چاہئے اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مومنوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے کھانے کی دعوتوں اور اس میں شامل ہونے کے طریق اور دعوت ختم ہونے کے بعد کیا طریق ہونا چاہئے؟ اور آپؐ کے وقت کو ضائع کرنے سے بچانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خاص حکم جہاں آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ اور آپؐ کے وقت کی قدر و قیمت کو مدّنظر رکھ کر فرمایا ہے وہاں مومنین کو بھی وقت کے حوالے سے یہ عمومی نصیحت ہے کہ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْث کہ بیٹھے باتوں میں وقت نہ ضائع کیا کرو۔ بے شک تعارف حاصل کرو۔ بیٹھو، تعارف کو بڑھاؤ۔ پہلے جو تعلقات ہیں انہیں مزید مستحکم کرو، لیکن اپنے وقت کا بھی کچھ پاس اور خیال کرو۔ اور جس کے گھر میں اور جس انتظام کے تحت بیٹھ کر ان خوش گپیوں میں مصروف ہو ان کا بھی کچھ خیال رکھا کرو۔ خاص طور پر جو یہاں کام کرنے والے ہیں ان لوگوں کی مصروف زندگی ہے، ان کو بھی باہر سے آنے والے جو مہمان ہیں بعض اوقات مجبور کرتے ہیں کہ ہماری ان مجلسوں میں بیٹھو، اور اگر کوئی نہ بیٹھے تو عزیز رشتے دار، تعلق والے پھر شکوہ کرتے ہیں۔ یہ غلط طریق ہے۔ اس کی بھی احتیاط ہونی چاہئے۔‘‘

چیکنگ کرنے والے مقامات پر کارکنان سنجیدہ طبع ہونے چاہئیں

یہاں مَیں ایک بات چیکنگ کرنے والے کارکنان جو گیٹس پر ڈیوٹی والے ہیں، ان کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ بعض نوجوان اور لڑکپن کی عمر کے ہیں، گو کہ مجھے امید ہے کہ جلسے کے دوران ان دنوں میں تو ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ لیکن بعض جگہ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ غلط رویہ دکھایا گیا ہے۔ اور یہ نظام چونکہ نیا شروع ہوا ہے اس لئے باوجود میرے کہنے کے اور اس کوشش کے کہ یہاں ان جگہوں پر سنجیدہ طبع لوگوں کی ڈیوٹی لگائی جائے، بعض غیر سنجیدہ یا ایسے لوگ جو موقع محل نہیں دیکھتے انہیں ہر وقت مذاق کی عادت ہوتی ہے ان کی بھی ڈیوٹی لگ گئی ہے۔ مذاق میں کسی واقف کار کو ضرورت سے زیادہ وقت لگا کر چیک کرتے ہیں جس سے بعض اوقات وہ مذاق جو ہے وہ سنجیدگی میں بدل جاتا ہے۔ اس لئے گیٹ پر چیکنگ کے وقت انتظامیہ کو چاہئے کہ سنجیدہ لوگ موجود ہوں اور نائبین جو افسران ہیں وہ بھی ضرور موجود رہیں۔ دوسرے اس مذاق میں جو وقت ضائع ہوتا ہے تو اس سے جو دوسرے آنے والے ہیں ان کا بھی وقت لگ جاتا ہے ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے، ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔‘‘

سلام کو رواج دیں:

’’جب آپ جلسہ کے لئے آئے ہوئے ہیں تو واقف کاروں کو ملنے اور سلام کرنے کے بہت نظارے نظر آتے ہیں لیکن اصل اسلامی معاشرہ کی خوبی یہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ ارشاد فرمایا کہ جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے ہر ایک کو سلام کہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں اور باہر سے آئے ہوئے نومبائعین جو ہیں اس سے بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تم جانتے ہو یا نہیں جانتے اسے سلام کہو۔ پس ان دنوں میں سلام کو بھی رواج دیں تا کہ یہ عادت پھر مستقل آپ کو پڑ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کو رواج دینا اسلام کی ایک بہترین قسم ہے۔ بشرطیکہ سلام کے رواج کی، سلام کا جو پیغام ہے اس کی روح کو سمجھا جائے۔ سلام ایک سلامتی کا پیغام ہے۔ ایک محبت کا اظہار ہے تا کہ محبت اور بھائی چارہ قائم ہو۔ کتنا اچھا ہو اگر آج بعض وہ لوگ جو ایک دوسرے سے ناراض ہیں وہ بھی دل کی گہرائی سے ایک دوسرے کو معاف کرتے ہوئے سلامتی کا پیغام پہنچائیں اور گلے لگ جائیں۔ مومن ایک ہو کر اپنے للّٰہی سفر کی برکات حاصل کرنے والے بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اپنا عمل بھی ایک مہمان ہونے کی حیثیت سے ایک سبق دیتا ہے۔ یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو ہر مومن کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئے۔ ہر مہمان کو جو مہمان بن کر کہیں بھی جاتا ہے اس کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ نبی کا تو ہر سفر للّٰہی ہوتا ہے بلکہ اس کا تو ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے احکامات کی پیروی میں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزرتا ہے۔‘‘

درگزر سے کام لیں:

’’پس ہم جو اپنے آپ کو آپ کی جماعت میں شامل کرتے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں یہ صبر اور حوصلہ اور شکر گزاری کے جذبات دکھانے کی ضرورت ہے۔ ان تین دنوں میں کسی کی مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس سے درگزر کریں۔ انتظامیہ کو تو بے شک آپ توجہ دلا دیں لیکن بڑے پیار سے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مہمان کی بے تکلفی بھی ضروری ہے۔ اگر بعض کمیوں کی طرف توجہ نہ دلائی جائے تو پتہ نہیں لگتا کہ کس طرح خامیاں پوری ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی برکات سے سب کو فیض اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان